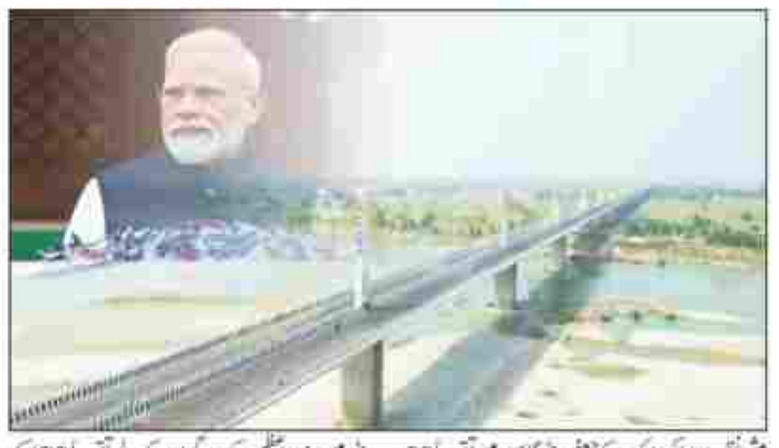
ATLAS LAW FIRM
EXPERIENCE. DEDICATION. RESULTS.
• PERSONAL INJURY
• CRIMINAL DEFENSE
• FAMILY LAW
• BUSINESS LAW
9885106759 | www.AtlasLawFirm.com

روزنامہ
وفادارِ ہندوستان
حیدرآباد
HINDUSTAN URDU DAILY Hyderabad - TG
Editor In Chief : M.M. Ali Khan
R. N. I. No. 62210/95

ATLAS
BUILDERS & DEVELOPERS
RESIDENTIAL • COMMERCIAL • APARTMENTS • VILLAS
QUALITY CONSTRUCTION | RELIABLE SERVICE
8686341694 | www.AtlasBuilders.com

Sunday 22 November 2026 | صفحات (08) | قیمت (1: روپے) | ۱۴۴۷ھ | 22 نومبر 2026 | شمارہ (288) | جلد (2)

نتیش سیتو کا افتتاح آج، 60 ہزار کروڑ کے منصوبوں کی بھی ملی گی سوغات



پٹنہ 20 نومبر (ت ن س) وزیر اعظم نریندر مودی کل بروز ہفتہ بہار کے دورے پر آرہے ہیں۔ وہ پٹالی میں نتیش سیتو کا افتتاح کرنے کے ساتھ راجا پاکر میں عوامی جلسے سے خطاب کریں گے۔ اس سے پہلے بہار کے وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے سات سرکلر روڈ جا کر نتیش کمار سے ملاقات کی۔ بہار کے محکمہ تعمیرات عامہ نے اس کا عزم نامہ جاری کر دیا ہے۔ بہار کے دورے کے دوران پی ایم تقریباً 60 ہزار کروڑ کے منصوبوں کا تحفہ بہار کے باشندوں کو دیں گے۔ پی ایم کے پروگرام کی انتظامیہ اور این ڈی اے کی سطح پر زور و شور سے تیاریاں جاری ہیں۔ وہ پٹالی کے جعفر پٹی میں تقریباً 20 لاکھ مربع فٹ میں پی ایم کے جلسے کے لیے پنڈال تیار کیا جا رہا ہے۔ مختلف اضلاع سے آنے والے لوگوں کے لیے الگ الگ روٹ چارٹ تیار کیا گیا ہے۔ ان کے لیے 14 مقامات پر پارکنگ کا انتظام کیا گیا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما اور کارکنان اکثت بانٹ کر لوگوں کو پی ایم کے جلسے میں آنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی 21 نومبر کو ویشالی آمد کے پیش نظر راجا پاکر بلاک کے دفتر پنی کاؤں میں تقریباً 20 لاکھ مربع فٹ رقبے پر شاندار اور وسیع جلسہ گاہ کا اسٹیج اور پنڈال تیار کیا گیا ہے۔ دوسرے اضلاع سے آنے والے لوگوں کے لیے روٹ چارٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ ورشا سنگھ پروگرام کو حتمی شکل دینے میں دن رات مصروف دکھائی دے رہی ہیں۔ راجا پاکر کے جعفر پٹی میں وزیر اعظم کے پروگرام کے لیے تقریباً 20 لاکھ مربع فٹ رقبے پر ایک بہت بڑا اور شاندار پنڈال تعمیر کرایا گیا ہے۔ ان پنڈالوں میں بیٹھنے کا مناسب انتظام کیا گیا ہے۔ پروگرام میں آنے والے لوگوں کی سہولت کے لیے جلسہ گاہ اور پنڈال میں مجموعی طور پر 60 ایل ای ڈی اسکرینیں اور مختلف قسم کی معلومات فراہم کرنے کے لیے ٹی وی لگائے گئے ہیں۔ جلسہ گاہ اور پارکنگ کی جانب جانے والے تمام راستوں پر خصوصی طور پر ٹریفک بورڈ لگا دیے گئے ہیں۔ ٹریفک پولیس تعینات کی گئی ہے۔ تاکہ کوئی بھی گاڑی غلط سمت میں نہ جائے۔ پارکنگ مقامات اور تقریب کے مقام کے احاطے میں فوڈ کورٹ بھی کھول دیا گیا ہے۔ سدھا پارلر اور ویدی کی رسوئی بھی دستیاب ہوگی۔ پروگرام کے مقام پر داخلے کے عمل کو منظم رکھنے اور سیکورٹی جانچ یقینی بنانے کے لیے مجموعی طور پر 100 ڈور فریم میٹل ڈیٹیکٹر لگائے گئے ہیں۔ ان کے ذریعے داخل ہونے والے لوگوں کی سکیورٹی جانچ کی جائے گی۔ اس سے داخلی دروازوں پر بھیڑ کو منظم کرنے اور لوگوں کی آسان آمد و رفت یقینی بنانے میں مدد ملے گی۔ کسی بھی آتش زدگی کے حادثے یا ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے 30 فائر بریگیڈ گاڑیاں مختلف اہم مقامات پر تعینات کی گئی ہیں۔ وہیں پروگرام کے دوران کسی حادثے کے باعث ٹریفک متاثر ہونے کی صورت میں فوری کارروائی کے لیے مجموعی طور پر 25 کرینوں کا انتظام کیا گیا ہے۔

پاکستانی وزیر مصدق مسعود کا دورۂ ہند، ایس سی او میں کریں گے شرکت



نئی دہلی: 20 نومبر (یکجہتی) ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدہ رشتوں کے باوجود پاکستانی وزیر مصدق مسعود ملک دہلی پہنچ گئے ہیں۔ پاکستان کے وفاقی وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی مصدق مسعود 20 سے 22 نومبر تک کی دہلی میں ہونے والے شنگھائی کوآپریشن آرگنائزیشن (ایس سی او) میں شرکت کے مقصد سے پہنچے ہیں، جس کی تصدیق پاکستان نے بھی کر دی ہے۔ پاکستان بائی کمیشن نے سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعہ ان کے ہندوستان پہنچنے کی تصدیق کی ہے اور دہلی ایئرپورٹ پر پاکستان کے چارج ڈی افیئرس سعد وارثج نے ان کا استقبال کیا ہے۔ مصدق مسعود ملک کے ہندوستان پہنچنے کی خبر پر کانگریس نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپوزیشن پارٹی نے مودی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے لکھا ہے کہ "مودی حکومت کی دعوت پر پاکستان کا وزیر مصدق ملک ہندوستان آ گیا ہے۔ مصدق لگاتار ہندوستان کو دھمکا تا رہا ہے۔ کبھی ہاتھ کاٹنے کی دھمکی دیتا ہے، کبھی خون بہانے کی۔" ساتھی پارٹی نے یہ بھی لکھا ہے کہ "ایک طرف پاکستان ہمارے ملک میں دہشت گردی کو فروغ دے رہا ہے، ہندوستانی کا قتل کروا رہا ہے اور دوسری طرف مودی حکومت ہندوستان سے نفرت کرنے والے پاکستانی وزیر کی مہمان نوازی میں لگی ہے۔ بریانی اور کباب کھلانے کی تیاری ہے۔" مودی حکومت کے ذریعہ پاکستانی وزیر کو ہندوستان مدعو کیے جانے کو کانگریس نے "تھاری" سے تعبیر کیا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ "یہ (پاکستانی وزیر کی مہمان نوازی کرنا) ملک اور ملک کے باشندوں کے ساتھ غداری ہے۔ مودی حکومت کو یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔" ساتھی پارٹی نے یہ بھی کہا کہ "جب تک پاکستان دہشت گردی پر پوری طرح بریک نہیں لگاتا، اس سے کوئی بات نہیں ہونی چاہیے۔" واضح رہے کہ مئی 2023 میں آس وقت کے وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری کے گوا دورہ کے بعد یہ پہلی بار ہے، جب پاکستان کا کوئی وفاقی وزیر ہندوستان آیا ہے۔

شیوراج سنگھ نے بھوپال میں ملک کی پہلی مقامی طور پر تیار کردہ برڈ فلو ایچ 5 این 1 ویکسین کا افتتاح کیا



بھوپال، 20 نومبر (یو ایس) مرکزی وزیر زراعت و کسانوں کی فلاح و بہبود شیوراج سنگھ چوہان نے جمعہ کو کہا کہ ہندوستان نے جانوروں کے امراض پر قابو پانے کے شعبے میں ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ ملک میں پہلی بار برڈ فلو کے خطرناک ایچ 5 این 1 انفیکشن سے مرغیوں کو محفوظ رکھنے کے لیے مقامی طور پر ویکسین تیار کی گئی ہے۔ مرکزی وزیر زراعت چوہان نے آج بھوپال میں اس ویکسین کا افتتاح کر کے اسے ملک کے نام وقف کیا۔ مرکزی وزیر زراعت و کسانوں کی فلاح و بہبود شیوراج سنگھ نے بتایا کہ یہ ویکسین بھوپال واقع الڈین سنٹرل آف ایگریکلچرل ریسرچ کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہائی سیکورٹی اینیمل ڈیزیز (آئی سی اے آر۔ این آئی ایچ ایس اے ڈی) کے سائنس دانوں نے تیار کی ہے۔ اس موقع پر مدھیہ پردیش کے وزیر کھیل و نوجوان وشواس سارنگ، مقامی رکن پارلیمنٹ آلوک شرما سمیت دیگر افسران موجود تھے۔ مرکزی وزیر زراعت نے اسے ہندوستان کے جانوروں کی صحت کے شعبے میں ایک تاریخی کامیابی قرار دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی تحریک سے آج آئی سی اے آر۔ این آئی ایچ ایس ایس ڈی بھوپال کی تیار کردہ ہندوستان کی پہلی مقامی ایچ 5 این 1 برڈ فلو ویکسین ملک کے نام وقف کی گئی ہے۔ یہ ویکسین پولٹری کے شعبے کو محفوظ بنانے اور مرغی پالن سے وابستہ کسانوں کے روزگار کو مستحکم کرنے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ یہ کامیابی خود کفیل ہندوستان کے عزم کو مزید مضبوط کرے گی۔ اس مقامی ویکسین کی تیاری میں تعاون کرنے والے ادارے کے تمام سائنس دانوں اور متعلقین کو بہت بہت مبارک باد۔ اس ویکسین کو ایچ 5 این 1 وائرس کی کلیڈ 2.3.2.1 اے قسم کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔ یہ غیر فعال (ان ایکٹیویٹڈ) ویکسین ہے اور خاص طور پر مرغیوں کو برڈ فلو کے انفیکشن سے محفوظ رکھنے کے مقصد سے تیار کی گئی ہے۔ اس قسم کے وائرس کے خلاف ہندوستان میں پہلی بار مقامی ویکسین تیار کی گئی ہے۔ اب تک اس کے لیے کوئی مخصوص تجارتی ویکسین دستیاب نہیں تھی۔ ایسے میں بھوپال کے سائنس دانوں کی یہ تحقیق پولٹری کے شعبے کے لیے اہم سمجھی جا رہی ہے۔

نانڈیڑ میں خشک سالی سے نمٹنے کے لیے فنڈ کی کمی نہیں ہونے دی جائے گی: سنیتر اپوار

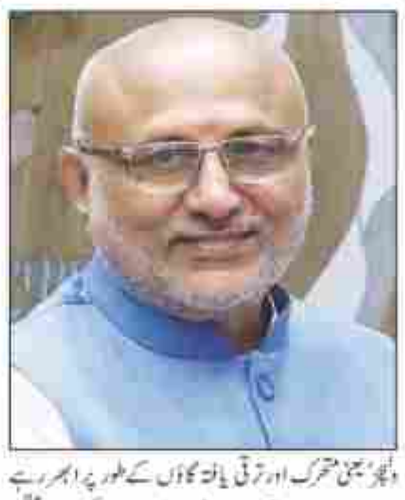


نانڈیڑ، 20 نومبر (یو ایس)۔ مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ سنیتر اپوار نے کہا کہ حکومت خشک سالی اور پانی کی قلت سے نمٹنے کے لیے پرعزم ہے اور امدادی کاموں میں فنڈ کی کمی نہیں آنے دے گی۔ نانڈیڑ کلکٹر دفتر کے جائزہ اجلاس میں انہوں نے پانی اور چارے کی قلت کی بنیاد پر تیاری کا حکم دیا۔ اگست 2027 تک پانی کی ضروریات کے مطابق جامع منصوبہ بنانے، متاثرہ دیہات میں فوری ٹینکر فراہم کرنے اور تاخیر برداشت نہ کرنے کی ہدایت دی۔ ہر تحصیل میں سینئر ڈویژنل افسر اور ضلع سطح پر 24 گھنٹے فعال کنٹرول روم قائم کرنے کو بھی کہا۔ سنیتر اپوار نے واضح کیا کہ امدادی کام مالی وسائل کی کمی سے نہیں رکنے چاہئیں۔ 19 نومبر 2026 کے حکومتی فیصلے کے مطابق ضلع سطح پر سالانہ منصوبے یعنی ڈی پی سی کا دستیاب بجٹ استعمال کیا جائے اور وہاں سے رقم نہ ملنے والے کاموں کی تجاویز فوراً ریاستی حکومت کو بھیجی جائیں۔ مناسب آبپاشی پانی رکھنے والے کسانوں میں چارہ فصلوں کے بیج تقسیم کیے جائیں گے اور حکومت ان سے مناسب قیمت پر چارہ خریدے گی۔ انہوں نے کسانوں کو اسکیم سے آگاہ کرنے، گاؤں وار تبادلہ آبرسانی انتظام رکھنے، پینے کے پانی کو اولین ترجیح دینے، پانی کا محتاط استعمال اور ضیاع روکنے کی مہم چلانے پر زور دیا۔ تمام محکموں کو باہمی تعاون سے کام کرنے کی ہدایت دی تاکہ کسانوں، زرعی مزدوروں، خواتین، طلبہ اور مویشیوں پر اثرات کم ہوں۔ انہوں نے بروقت امداد پر زور دیا۔ انکاری اعداد کے مطابق نانڈیڑ کی اوسط سالانہ بارش 891.30 ملی میٹر ہے، جبکہ 31 اکتوبر 2026 تک 596.30 ملی میٹر یعنی معمول کی 66.90 فیصد بارش ہوئی۔ اجلاس میں پینے کے پانی، آبی ذخائر کی سطح، ٹینکروں، کنوؤں اور بورویل کے حصول اور چارے کی دستیابی کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں وزیر تعاون بابا صاحب پاٹل، ارکان اسمبلی پرتاپ راؤ پاٹل اور بھیم راؤ کیرام، ضلع کلکٹر ڈاکٹر ویپ گائیکواڑ، ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو افسر مہیش پاٹل، پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر سلیم روہن اور میونسپل کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار ڈابلہ دے سمیت مختلف محکموں کے افسران موجود تھے۔

بی جے پی رکن اسمبلی مہیش بالدی کو 16 سال پرانے مار پیٹ کے مقدمے میں 3 سال قید بامشقت

رائے گڑھ، 20 نومبر (یو ایس) مہاراشٹر کے اُرن اسمبلی حلقے سے بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن اسمبلی مہیش بالدی کو 16 سال پرانے مار پیٹ کے مقدمے میں علی باغ کی چیف جوڈیشل مجسٹریٹ عدالت نے 3 سال قید بامشقت کی سزا سنائی ہے۔ چیف جوڈیشل مجسٹریٹ ڈی ایم زانے نے فیصلہ سناتے ہوئے بالدی سمیت چاروں ملزمان کو قصوروار قرار دیا اور ہر ایک کو 3 سال قید بامشقت کی سزا دی۔ سزا پانے والوں میں 58 سالہ مہیش رتن لال بالدی، 59 سالہ سنیل جناردن پیڈنیکر، 49 سالہ پروین جناردن پیڈنیکر اور 42 سالہ گنیش سدا شیو پاٹل شامل ہیں۔ یہ فیصلہ تقریباً 16 برس تک جاری رہنے والی عدالتی کارروائی کے بعد سامنے آیا ہے۔ مقدمے کے مطابق واقعہ 4 مارچ 2010 کو رات تقریباً ساڑھے 8 بجے اُرن کے سائے کردی گاؤں علاقے میں پیش آیا تھا۔ کاشی ناتھ پرشورام گھرت کو اطلاع ملی تھی کہ ان کے بیٹے سیمور کے ساتھ مار پیٹ کی گئی ہے۔ اطلاع ملنے پر سیمور کے والدین جائے وقوعہ پہنچے تھے۔ الزام تھا کہ بیٹے کو بچانے کے لیے مداخلت کرنے والی کاشی ناتھ گھرت کی اہلیہ کی بھی توہین کی گئی۔ اس واقعے کے سلسلے میں اُرن پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ مقدمے میں مار پیٹ کے واقعے اور اس سے متعلق الزامات پر عدالتی سماعت جاری رہی۔ استغاثہ نے مقدمے کی سماعت کے دوران مجموعی طور پر 9 گواہوں کو پیش کیا۔ عدالت نے گواہوں کے بیانات اور دستیاب شواہد کا جائزہ لینے کے بعد چاروں ملزمان کو قصوروار پایا اور سزا سنائی۔ فیصلے کے بعد رکن اسمبلی مہیش بالدی کی اسمبلی رکنیت سے متعلق قانونی صورتحال بھی توجہ کا مرکز بن گئی ہے۔ عوامی نمائندگی کے قانون کے تحت 2 سال سے زیادہ قید کی سزا ہونے کی صورت میں رکن اسمبلی کی نااہلی کی گنجائش موجود ہے۔ اسی لیے سیاسی حلقوں کی نگاہیں اب اس فیصلے کے بعد بالدی کی رکنیت کے سلسلے میں ہونے والی آئندہ قانونی کارروائی پر مرکوز ہیں۔

آئین صرف قانونی دستاویز نہیں بلکہ جمہوریت کا اخلاقی رہنما ہے: بی پی رادھا کرشنن



نئی دہلی، 20 نومبر (یو ایس)۔ نائب صدر جمہوریہ بی پی رادھا کرشنن نے جمعہ کے روز کہا کہ آئین کی اقدار کو مضبوط بنانے کے لیے شہریوں کو اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ فرائض کو بھی یکساں اہمیت دینی ہوگی۔ جمہوریت اسی وقت مضبوط ہو سکتی ہے جب ادارے جواب دہ ہوں، اختلاف رائے کا احترام کیا جائے اور شہری اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے حقوق اور فرائض ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی آئین محض ایک قانونی دستاویز نہیں بلکہ ملک کی جمہوریت کا اخلاقی رہنما ہے۔ نائب صدر جمہوریہ کے سکریٹریٹ کے مطابق، رادھا کرشنن نے کائستھ ایسوسی ایشن کلب میں ہیمنت یونیورسٹی کے اسکول آف لا کی جانب سے منعقدہ پانچویں نیلم آئین ہفتہ تقریب 2026' کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ آئینی اقدار صرف اداروں اور قانونی کتابوں تک محدود نہیں رہنی چاہئیں بلکہ انہیں عام شہریوں کی روزمرہ زندگی کا حصہ بننا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً 50 کروڑ لوگوں کو غربت سے باہر نکالا گیا ہے اور غریب خاندانوں کے لیے چار کروڑ پکے مکانات تعمیر کیے گئے ہیں۔ جل جیون مشن کے تحت دیہی علاقوں میں نل کے ذریعے پانی کی فراہمی 82 فیصد سے زیادہ ہو چکی ہے۔ کبھی ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جانے والے سرحدی گاؤں اب ترقی کرتے ہوئے 'وائبرنٹ وِلیجز' یعنی متحرک اور ترقی یافتہ گاؤں کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ نائب صدر جمہوریہ نے ان کامیابیوں کو وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں آنے والی تبدیلی قرار دیا۔ خواتین کو بااختیار بنانے کا ذکر کرتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے دستور ساز اسمبلی کی 15 خواتین ارکان کی خدمات کو یاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری شکتی وندن قانون جیسے اقدامات ان کے نظریات کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ ملک میں خواتین اب صرف ترقیاتی اسکیموں سے فائدہ اٹھانے والی نہیں بلکہ ترقی کے عمل کی قیادت کرنے والی فعال شراکت دار بن رہی ہیں۔ نائب صدر جمہوریہ نے آئین کی دفعہ 21 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وقت کے ساتھ اس کے دائرے میں عزت و وقار کے ساتھ زندگی گزارنے، روزگار، صحت، رہائش، نجی زندگی، تعلیم اور ماحولیات کے تحفظ جیسے حقوق بھی شامل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ترقی اور ماحولیات کے تحفظ کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ قدرتی وسائل کا استعمال لوگوں کا معیار زندگی بہتر بنانے کے لیے ہونا چاہیے، لیکن ساتھ ہی آنے والی نسلوں کے لیے بھی ان وسائل کی دستیابی یقینی بنانی ہوگی۔ انہوں نے غیر ضروری صارفیت سے بچنے اور ذمہ دارانہ طرز زندگی اپنانے کی اپیل کی۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ ٹیکنالوجی کا استعمال انسانیت کی خدمت کے لیے ہونا چاہیے اور اس کی رہنمائی آئینی اقدار کے مطابق ہونی چاہیے۔ افتراع کے ذریعے شہریوں کو بااختیار بنانے، شفافیت بڑھانے اور مواقع تک رسائی آسان بنانے میں مدد ملنی چاہیے۔ اس موقع پر مرکزی وزیر مملکت برائے قانون و انصاف اور پارلیمانی امور ارجن رام میگھوال، اٹارنی جنرل آر وینکٹ رمنی، وینیف یونیورسٹی کے چانسلر اور ٹائمز گروپ کے فیبنگ ڈائریکٹر ونیت جین اور یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر راج سنگھ سمیت کئی اہم شخصیات موجود تھیں۔

پکنک کے دوران احتیاط برتیں، آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کی عوام سے اپیل



گوہاٹی، 20 نومبر (یو ایس)۔ سردیوں کے آغاز اور انگریزی نئے سال کی آمد کے پیش نظر آسام میں پکنک کا موسم شروع ہو گیا ہے اور ریاست کے لوگوں میں اسے لے کر کافی جوش و خروش دیکھا جا رہا ہے۔ تاہم پکنک کے دوران ہونے والے سڑک حادثات اور دیگر ناخوشگوار واقعات ہمیشہ تشویش کا باعث رہے ہیں۔ اس سلسلے میں آسام کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر ہیمنت بسوا سرما نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے لوگوں سے احتیاط برتنے کی اپیل کی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اپنی پوسٹ میں لکھا، "کیا مجھے پکنک منانے کے لیے حکومت سے اجازت لینی چاہیے؟" یہ سوال آپ کے ذہن میں بھی آ سکتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ سردیوں کی آمد کے ساتھ ہی ریاست کے مختلف علاقوں میں پکنک کا موسم شروع ہو جاتا ہے۔ خاندان، دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ خوشی کے لمحات کسی کے لیے زندگی بھر کے غم اور صدمے کا سبب نہ بن جائیں، اس بات کا ہمیں ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ سرما نے کہا کہ پکنک کے موسم میں ریاست میں سڑک حادثات کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کئی لوگ دور دراز کے پکنک مقامات پر جلد پہنچنے کے لیے رات یا صبح سویرے سفر شروع کر دیتے ہیں۔ خاص طور پر صبح 3 سے 4 بجے کے درمیان سفر کرنے کا رجحان دیکھا جاتا ہے۔ سردیوں میں اس وقت دھند کی وجہ سے سڑکوں پر حد نگاہ کافی کم ہو جاتی ہے۔ ایسے حالات میں معمولی لاپروائی، تیز رفتار یا ڈرائیور کی چھوٹی سی غلطی بھی بڑے حادثے کا سبب بن سکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پکنک کی خوشی میں شراب پی کر گاڑی چلانا، مقررہ رفتار کی حد سے تجاوز کرنا، گاڑی میں گنجائش سے زیادہ مسافروں کو بٹھانا اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی بھی حادثات کی اہم وجوہات ہیں۔

جنتر منتر کے احتجاجی مقام کی حیثیت ختم کرنے کا معاملہ، سپریم کورٹ میں سماعت ملتوی



نئی دہلی: سپریم کورٹ میں جنتر منتر کے احتجاجی مقام کی حیثیت ختم کرنے سے متعلق معاملے کی سماعت جمعہ کو ملتوی کر دی گئی۔ عدالت نے عرضی گزار کی جانب سے پیش ہونے والی سینئر وکیل نتاشا گپتا سے کہا کہ انہوں نے اس معاملے میں اپنی تحریری دلیلیں سرکولیٹ کی ہیں۔ اس پر جج نے کہا کہ تحریری دلیلیں آج ہی موصول ہوئی ہیں اور ان میں کئی حقائق سے متعلق باتیں شامل ہیں۔ عدالت نے واضح کیا کہ ایسے حقائق کو حلف نامے کے ذریعے عدالتی ریکارڈ پر لانا ضروری ہے۔ اس پر نتاشا گپتا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ان کی تحریری دلیلوں میں کوئی حقائق پر مبنی دعویٰ نہیں کیا گیا ہے، بلکہ ان میں قانونی نکات پیش کیے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تحریری جواب میں اس معاملے سے متعلق پہلے دیے گئے عدالتی فیصلوں اور قانون کی تشریح سے جڑے پہلوؤں کو شامل کیا گیا ہے۔ سماعت کے دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے ایک خط کے حوالے سے بھی وضاحت پیش کی۔ انہوں نے عدالت کو بتایا کہ اس معاملے میں پہلے پیش ہونے والے وکیل راجو کو کچھ خاندانی پریشانیوں کا سامنا تھا۔ چونکہ مختلف مقدمات میں ان کا نام وکیل کے طور پر درج تھا، اس لیے ان تمام معاملات میں اظہار سرکولیٹ کیے گئے تھے۔ تشار مہتا نے بتایا کہ بعد میں جب انہیں معلوم ہوا کہ وکیل راجو اس معاملے میں عدالت کی معاونت کر رہے ہیں تو انہوں نے متعلقہ خط واپس لینے کی درخواست کی تھی۔ سالیسٹر جنرل نے ایک بار پھر اس بات پر زور دیا کہ تحریری جواب یا دلیل داخل کرنے والے شخص کو اس میں شامل حقائق کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ تحریری دلیلوں میں حقائق پیش کیے جانے کی صورت میں ان کی صداقت کی جواب دہی بھی ضروری ہے۔ عدالت نے دونوں فریقوں کے داخل کرنے کے بعد عرضی گزار کو جوابی حلف نامہ داخل کرنے کے لیے ایک ہفتے کا وقت دیا اور سماعت ملتوی کر دی۔

کرناٹک سے کاویری کا اضافی پانی مانگنے کی درخواست سپریم کورٹ سے خارج

نئی دہلی: 20 نومبر (ایجنسی) سپریم کورٹ نے تمل ناڈو حکومت کی ان درخواستوں کو خارج کر دیا ہے جن میں کرناٹک کو دریائے کاویری کا اضافی پانی چھوڑنے کی ہدایت دینے کی اپیل کی گئی تھی۔ عدالت نے کرناٹک کو تمل ناڈو کے لیے مزید پانی جاری کرنے کا حکم دینے سے انکار کر دیا۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس اوپریش کمار سنگھ پر مشتمل بنچ نے جمعہ کو یہ فیصلہ سنایا۔ سماعت کے دوران جسٹس وکرم ناتھ کی سربراہی والی بنچ نے مختصر طور پر کہا کہ درخواستیں خارج کر دی گئی ہیں۔ واضح رہے کہ تمل ناڈو حکومت نے سپریم کورٹ سے رجوع کرتے ہوئے مطالبہ کیا تھا کہ کرناٹک کو دریائے کاویری سے اس کے حصے کا پانی فوری طور پر جاری کرنے کی ہدایت دی جائے۔ ریاستی حکومت کا کہنا تھا کہ پانی کی قلت کے باعث کسانوں کو مشکلات کا سامنا ہے اور فصلوں پر بھی اس کے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ تمل ناڈو نے عدالت سے کرناٹک کو 26.954 ہزار ملین مکعب فٹ پانی چھوڑنے کا حکم دینے کی اپیل کی تھی۔ تمل ناڈو کا دعویٰ تھا کہ کرناٹک کے آبی ذخائر میں پانی کی دستیابی کے باوجود اسے ضرورت کے مطابق پانی فراہم نہیں کیا جا رہا ہے۔ ریاست کا کہنا تھا کہ پانی کی تقسیم کے طے شدہ فارمولے کے مطابق اسے اپنا حصہ نہیں مل رہا، جس سے زرعی سرگرمیاں متاثر ہو رہی ہیں۔ دوسری جانب کرناٹک حکومت نے تمل ناڈو کے مطالبے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ کاویری آبی اتھارٹی (سی ڈبلیو ایم اے) کی ہدایات پر عمل کر رہی ہے۔ کرناٹک نے اپنے کئی اضلاع میں خشک سالی جیسی صورت حال، آبی ذخائر میں پانی کی آمد میں کمی اور پینے کے پانی کی ضروریات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں پانی کی اضافی فراہمی ممکن نہیں ہے۔ کرناٹک کا یہ بھی کہنا تھا کہ دونوں ریاستوں کے درمیان پانی کی تقسیم اور اس کی فراہمی کی نگرانی کے

ووٹر فہرست سے نام خارج ہونے والوں کو دوبارہ اندراج کا موقع، الیکشن کمیشن کی ہدایات



پونے، 20 نومبر (یو ایس)۔ خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کے دوران غیر حاضر، منتقل شدہ، فوت شدہ یا دہری اندراج والے ووٹر کے طور پر درج ہونے کے سبب جن افراد کے نام ابتدائی ووٹر فہرست میں شامل نہیں ہو سکے، الیکشن کمیشن آف انڈیا نے انہیں دوبارہ موقع فراہم کیا ہے۔ ایسے ووٹر اپنے نام حتمی فہرست میں شامل کرانے کے لیے شناختی فارم دوبارہ جمع کرا سکیں گے۔ کمیشن نے انتخابی عملے کو ہدایت دی ہے کہ متعلقہ ووٹروں تک پہنچنے اور انہیں فارم فراہم کرنے کے لیے خصوصی کوششیں کی جائیں۔ یہ سہولت ان افراد کے لیے ہے جنہیں مذکورہ زمروں میں درج کیا گیا تھا اور جن کے شناختی فارم پہلے موصول نہیں ہوئے تھے۔ کمیشن کی ہدایات کے مطابق ایسے ووٹروں کی پوٹنگ اسٹیشن وار فہرستیں دوبارہ شائع کی جائیں گی۔ انہیں متعلقہ پولنگ مراکز کے نوٹس بورڈ، گرام پنچایت کی عمارتوں، شہری بلدیاتی اداروں کے دفاتر، بلاک ڈیولپمنٹ افسران اور پنچایت افسران کے دفاتر میں آویزاں کیا جائے گا۔ چیف الیکٹورل آفیسر کی سرکاری ویب سائٹ پر بھی یہ فہرستیں پڑھنے کے قابل پی ڈی ایف کی شکل میں دستیاب ہوں گی۔ فہرستوں میں ابتدائی ووٹر فہرست سے نام باہر رہ جانے کی تکنہ وجوہات بھی درج ہوں گی تاکہ متعلقہ افراد اپنی صورتحال معلوم کر سکیں۔ کمیشن نے یہ انتظام ووٹروں تک معلومات اور فارم پہنچانے کے لیے کرنے کی ہدایت دی ہے۔ متعلقہ ووٹر اپنی موجودہ رہائش کے دائرہ اختیار میں آنے والے الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر یا اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کے پاس مکمل شدہ شناختی فارم جمع کرا سکیں گے۔ اس مقصد کے لیے الیکشن کمیشن کے ای سی آئی نیٹ نظام میں متعلقہ ووٹروں کے جزوی طور پر پُر کیے گئے فارم دوبارہ دستیاب کرائے جائیں گے۔ کمیشن نے ضلع الیکشن افسران اور الیکٹورل رجسٹریشن افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ بوتھ لیول افسران جنہیں بی ایل او کے ذریعے ان ووٹروں سے رابطہ کریں۔ فارم پہنچانے کے لیے براہ راست ملاقات کے علاوہ وٹس ایپ، ای میل اور ایس ایم ایس جیسے الیکٹرانک ذرائع بھی استعمال کیے جائیں گے۔

روزنامہ وفادارِ ہندوستان
HINDUSTAN URDU DAILY HYDERABAD-TG.

بھارت اور جاپان کے درمیان تاریخی دفاعی معاہدہ

جاپانی فوج بھارتی سرزمین پر میزائل تجربات کرے گی

ٹوکیو۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ بھارت اور جاپان نے دفاعی اور فوجی تعاون کو نئی بلندیوں تک پہنچانے کے لیے ایک اہم معاہدہ کیا ہے، جس کے تحت جاپانی فوج پہلی مرتبہ بھارتی سرزمین پر جدید میزائلوں کی براہِ راست فائرنگ اور فوجی مشقیں کر سکے گی۔ یہ فیصلہ ٹوکیو میں دونوں ممالک کے وزرائے خارجہ اور دفاع کے درمیان ہونے والے ٹو پلس ٹو مذاکرات کے دوران کیا گیا۔ بھارتی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جاپانی وزیر دفاع شنمیر وکونڈو اور وزیر خارجہ توشی متسو موتیگی کے ساتھ علاقائی سلامتی اور دفاعی صنعت میں تعاون بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا۔ معاہدے کے تحت جاپان کی سیلف ڈیفنس فورسز بھارت کی فوجی فائرنگ رینجز استعمال کریں گی، جہاں زمین سے بحری جہازوں کو نشانہ بنانے والے میزائلوں کی آزمائش بھی کی جائے گی۔ جاپان کے لیے یہ ایک اہم سہولت ہوگی کیونکہ محدود جغرافیائی رقبے کے باعث اسے طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں کی تربیت میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ بھارت اور جاپان کے درمیان یہ دفاعی معاہدہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب بحرِ ہند اور بحرالکاہل کے خطے میں چین کی بڑھتی ہوئی فوجی سرگرمیوں پر تشویش پائی جاتی ہے۔ جاپان نے حالیہ برسوں میں اپنے جنوب مغربی علاقوں میں دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کیا ہے اور طویل فاصلے تک مار کرنے والے ٹامہ ک 12 اینٹی شپ میزائلوں کی تعیناتی بھی شروع کر دی ہے۔ جاپانی وزیر خارجہ موتیگی نے کہا کہ دونوں ممالک کا تعاون بحرِ ہند اور بحرالکاہل کے خطے میں استحکام کا اہم ستون بن سکتا ہے۔ بھارت اور جاپان امریکہ اور آسٹریلیا کے ساتھ کواڈ گروپ کے بھی رکن ہیں، جس کا مقصد خطے میں سلامتی اور انسٹرآپریبلٹی تعاون کو مضبوط بنانا ہے۔ دونوں ممالک نے جدید جنگی بحری جہازوں، دفاعی آلات اور ٹیکنالوجی کی مشترکہ ترقی پر بھی اتفاق کیا ہے۔ خصوصی توجہ جاپان کے جدید یونیکورن (UNICORN) بحری ایکٹیا نظام کی بھارت کو منتقلی پر دی جا رہی ہے۔ یہ جدید نظام جنگی بحری جہازوں کی مواصلاتی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے ساتھ ان کی ریڈار پر شناخت کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ بھارتی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے جاپان کے لیکوسوکا بحری اڈے کا دورہ بھی کیا، جہاں انہوں نے جدید یونیکورن نظام سے لیس موگامی کلاس جنگی بحری جہاز کا معائنہ کیا۔ راج ناتھ سنگھ نے دفاعی صنعتی تعاون کے لیے "جاپان کے ساتھ ڈیزائن، بھارت میں تیاری" کے تصور پر زور دیا، جس کے تحت دونوں ممالک جدید دفاعی ٹیکنالوجی اور فوجی ساز و سامان کی مشترکہ پیداوار کو فروغ دیں گے۔

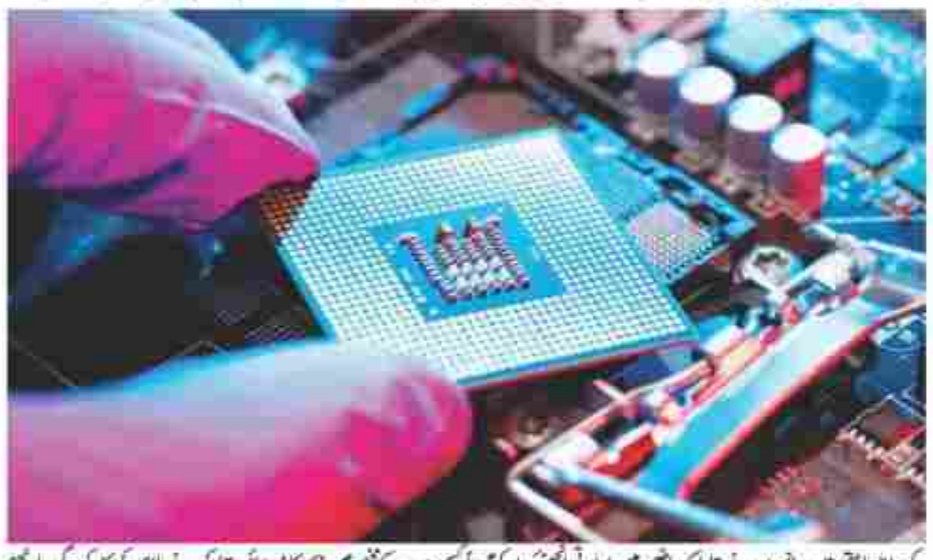
مذاکرات میں دونوں ممالک نے مصنوعی ذہانت، سمندری نگرانی، انٹیلی جنس معلومات کے تبادلے، بحری جہاز سازی اور تلاش و بچاؤ کی کارروائیوں میں تعاون بڑھانے کا بھی فیصلہ کیا۔ جاپان پہلے ہی آسٹریلیا کے ساتھ اسی نوعیت کا فوجی تربیتی انتظام کر چکا ہے، جبکہ بھارت کے ساتھ ایسا معاہدہ دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے اسٹریٹجک اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ دفاعی تعاون میں یہ پیش رفت بھارت کی عالمی اہمیت میں اضافے کی بھی نشاندہی کرتی ہے۔ جاپان جیسی جدید فوجی اور صنعتی طاقت کا بھارتی فوجی تنصیبات استعمال کرنے کا فیصلہ ظاہر کرتا ہے کہ نئی دہلی خطے میں ایک اہم دفاعی شراکت دار کے طور پر ابھر رہا ہے۔ اس معاہدے سے بھارت کو جدید جاپانی دفاعی ٹیکنالوجی، مشترکہ میٹوفیکچرنگ اور بحری صلاحیتوں میں اضافے کے نئے مواقع مل سکتے ہیں، جبکہ دونوں ممالک بحرِ ہند اور بحرالکاہل میں سلامتی اور استحکام کے لیے اپنی شراکت داری مزید مضبوط کر سکیں گے۔

بھارت کی اقوام متحدہ کی اسمبلی میں خود ارادیت کے اصول کے غلط استعمال کی مذمت

نیویارک۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ ہندوستان نے تنگ گھریلو سیاسی فائدے کے لئے خودارادیت کے اصول کے غلط استعمال کے خلاف اقوام متحدہ میں سخت سرزنش کی ہے، اور واضح طور پر زور دیا ہے کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے اصول کو علیحدگی کی حوصلہ افزائی یا آزاد قوم کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کو نقصان پہنچانے کے لئے مسخ نہیں کیا جاسکتا۔ جمعرات کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی تیسری کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے عوام کے حق خودارادیت کا عالمی احساس" کے عنوان سے پاکستان کے زیر اہتمام قرارداد پر بحث کے دوران، بھاویکا منگلانندن، اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل مشن کی فرسٹ سکریٹری، نے عالمی پلیٹ فارم پر اس تصور کو ہتھیار بنانے کی کوششوں کو ختم کیا۔ "یہ ناقابل قبول ہے کہ اقوام متحدہ اور دیگر جگہوں پر چارٹر کے کچھ بنیادی اصولوں جیسے خودارادیت کو دوبارہ ایجاد کرنے کی کوششیں مسلسل کی جاتی ہیں، اور انہیں تنگ یا گھریلو سیاسی مقاصد کے لیے منتخب طور پر لاگو کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ قائم کردہ بین الاقوامی قانون پر ریکارڈ قائم کرتے ہوئے، ہندوستانی سفارت کار نے اس بات پر زور دیا کہ یہ تصور خاص طور پر خودمختار ممالک کو توڑنے کے بجائے نوآبادیاتی حکمرانی کے خاتمے کے لیے وضع کیا گیا تھا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ "اقوام متحدہ نے یہ قائم کیا ہے کہ خودارادیت کا اصول غیر آبادکاری کے لیے ایک گاڑی ہے اور کسی بھی رکن ریاست کی علیحدگی یا علاقائی سالمیت کو مجروح کرنے کا جواز نہیں ہے"۔ اگرچہ منگلانندن نے اپنی مداخلت کے دوران براہ راست پاکستان کا نام لینے سے گریز کیا، لیکن ان کے نکتہ چینی والے ریمارکس بالواسطہ اسلام آباد کے لیے تھے، جو معمول کے مطابق اقوام متحدہ کے فورمز کو بانی جنگ کرنے کی کوشش کرتا ہے، خواہ ایجنڈے سے قطع نظر، حق خودارادیت کی آڑ میں مسئلہ کشمیر کو اٹھا کر۔ ہندوستان کے جمہوری ڈھانچے کی مضبوطی کو اجاگر کرتے ہوئے، منگلانندن نے اس بات پر زور دیا کہ ایک بار جب قومیں آزادی حاصل کر لیتی ہیں، تو خودارادیت کا حقیقی اظہار باقاعدہ، آزاد اور منصفانہ جمہوری شرکت میں مضمر ہے۔ "ہم اس بات کا اعادہ کرنا چاہتے ہیں کہ جو ریاستیں اب خودمختار ہو چکی ہیں، جمہوری انتخاب کی باقاعدہ مشق کے ذریعے خودارادیت کو بہترین طریقے سے برقرار رکھا جاتا ہے۔

عالمی چپ ساز کمپنیوں کا بھارت کی طرف بڑھتا رجحان

نئی دہلی۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ بھارت عالمی سیمی کنڈکٹر صنعت میں ایک اہم مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے۔ دنیا کی بڑی چپ ساز کمپنیاں اب بھارتی انجینئروں کو صرف مخصوص ڈیزائن یا ٹیسٹنگ کے کام دینے کے بجائے مکمل سیمی کنڈکٹر چپس کی تیاری اور ترقی کے منصوبوں کی ذمہ داری سونپنے میں دلچسپی ظاہر کر رہی ہیں۔ انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کنسلٹنسی کوینٹ گلوبل کے صدر اور سیمی کنڈکٹر شعبے کے عالمی سربراہ رچرڈ برگمین کے مطابق عالمی کمپنیاں اب چپس کی ابتدائی ساخت، فزیکل ڈیزائن، تکنیکی جانچ اور آخری ٹیسٹنگ تک پورا کام بھارتی انجینئرنگ ٹیموں سے



کروانا چاہتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ماضی میں بھارتی انجینئروں کو عموماً کسی چپ کے مخصوص حصے کا ڈیزائن تیار کرنے یا اس کی کارکردگی جانچنے کی ذمہ داری دی جاتی تھی، لیکن اب یہ صورتحال تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے۔ بھارت خصوصی مقاصد کے لیے تیار کی جانے والی چپس، جنہیں ایپلیکیشن اسپیسیفک انٹیگریٹڈ سرکٹس کہا جاتا ہے، اور سسٹم آن چپ ٹیکنالوجی کی ترقی میں زیادہ اہم کردار ادا کرنے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ رچرڈ برگمین کے مطابق امریکہ، جاپان، ملائیشیا، ویتنام اور یورپی ممالک کی سیمی کنڈکٹر کمپنیاں تجربہ کار انجینئروں کی قلت کا سامنا کر رہی ہیں۔ اس کے برعکس بھارت میں اعلیٰ تکنیکی صلاحیت رکھنے والے انجینئروں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی کمپنیاں بھارت کو نسبتاً کم لاگت والے انجینئرنگ مرکز کے بجائے پیچیدہ ٹیکنالوجی اور مکمل مصنوعات تیار کرنے والے اہم شراکت دار کے طور پر دیکھ رہی ہیں۔ تاہم انہوں نے زور دیا کہ بھارت کی تعلیم اور صنعت کی عملی ضروریات کے درمیان موجود فرق کو ختم کرنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے خصوصی تربیتی اور انٹرن شپ پروگرام شروع کیے جا رہے ہیں۔ بھارتی انجینئر پہلے ہی مصنوعی ذہانت اور جدید سیمی کنڈکٹر ٹیکنالوجی کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ برگمین کے مطابق عالمی سطح پر ان کی خدمات کو ابھی اتنی شناخت نہیں مل پائی جتنی ملنی چاہیے۔ بھارتی حکومت کے مطابق دنیا کے تقریباً 20 فیصد سیمی کنڈکٹر چپ ڈیزائن ماہرین بھارت میں کام کرتے ہیں۔ حکومت نے سیمی کنڈکٹر صنعت کے مختلف شعبوں میں 12 بڑے منصوبوں کی منظوری بھی دی ہے۔ بھارت اس وقت چپ ڈیزائن، مینوفیکچرنگ، پیکیجنگ اور ٹیسٹنگ کا مکمل صنعتی نظام تیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے، تاکہ غیر ملکی ٹیکنالوجی پر انحصار کم کیا جا سکے۔ عالمی کمپنیوں کی جانب سے بھارت کو مکمل چپ ڈیزائن اور ترقی کے منصوبے سونپنے کا بڑھتا رجحان ملک کی تکنیکی صلاحیتوں پر اعتماد ظاہر کرتا ہے۔ اس پیش رفت سے اعلیٰ مہارت والی ملازمتوں، تحقیق و ترقی، غیر ملکی سرمایہ کاری اور عالمی ٹیکنالوجی کمپنیوں کے ساتھ تعاون کے نئے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق بھارت کا کردار اب صرف ٹیکنالوجی خدمات فراہم کرنے تک محدود نہیں رہا بلکہ وہ جدید مصنوعی ذہانت اور سیمی کنڈکٹر مصنوعات کی تخلیق اور ترقی میں بھی زیادہ ذمہ داریاں سنبھال رہا ہے۔ یہ تبدیلی بھارت کو عالمی سیمی کنڈکٹر سپلائی چین میں ایک مضبوط اور اہم مقام دلانے میں مدد دے سکتی ہے

چین نے عالمی تجارت کو سیاسی ہتھیار بنالیا

بھارت سمیت کئی ممالک پر معاشی دباؤ بڑھانے کی کوشش

بیجنگ۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ چین نے عالمی تجارت کو اپنے سیاسی اور اسٹریٹجک مفادات کے لیے استعمال کرنے کی پالیسی مزید جارحانہ بنا دی ہے۔ بیجنگ اب نایاب معدنیات، جدید صنعتی مشینری، مصنوعی ذہانت اور اہم ٹیکنالوجی کی برآمدات پر کنٹرول کے ذریعے امریکہ، بھارت، جاپان اور دیگر ممالک پر معاشی دباؤ ڈالنے کی صلاحیت بڑھا رہا ہے۔ بین الاقوامی امور کے ماہر برہما چیلانی کے ایک تجزیے کے مطابق چین نے گزشتہ چند برسوں کے دوران ایک ایسا وسیع قانونی اور تجارتی نظام تیار کیا ہے جس کے ذریعے وہ دوسرے ممالک کی صنعتی ترقی اور اہم ٹیکنالوجی تک رسائی کو متاثر کر سکتا ہے۔ چین نے 2019 میں غیر قابل اعتماد غیر ملکی اداروں کی فہرست متعارف کرائی، جبکہ 2020 میں برآمدات پر کنٹرول کا نیا قانون نافذ کیا۔ اس کے بعد 2021 میں ایسے ضوابط بنائے گئے جن کا مقصد چینی کمپنیوں کو غیر ملکی پابندیوں کے اثرات سے محفوظ رکھنا تھا۔ رواں سال اپریل میں چینی حکومت نے مزید دو اہم ضوابط متعارف کرائے جن کے تحت قومی صنعتی تحفظ، سپلائی چین کی سلامتی اور غیر ملکی اقتصادی پابندیوں کے خلاف کارروائی کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔ گزشتہ ماہ چین نے برآمدی پابندیوں کا دائرہ مزید وسیع کرتے ہوئے مصنوعی ذہانت، سرنگیں کھودنے والی مشینوں، سمندری تعمیراتی آلات، شمسی توانائی کی ٹیکنالوجی، جدید ڈرونز، بیٹریکیشن سسٹمز اور بائیو ٹیکنالوجی کو بھی اس نظام میں شامل کر لیا۔ تجزیے کے مطابق چین کی اس پالیسی کا سب سے اہم پہلو نایاب معدنیات کی عالمی پروسیسنگ اور ریفائننگ پر اس کا غیر معمولی کنٹرول ہے۔ یہ معدنیات الیکٹرک گاڑیوں، دفاعی ساز و سامان، جدید الیکٹرانکس، ونڈ ٹربائنز اور دوسری اہم صنعتوں کے لیے ضروری ہیں۔ اپریل 2025 میں چین نے امریکہ کو نایاب معدنیات کی بیشتر برآمدات روک دی تھیں۔ تجزیہ نگار کے مطابق اس اقدام نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کو تجارتی کشیدگی کم کرنے اور بیجنگ کے ساتھ ایسے میں چین سے آنے والے اہم خام مال اور مشینری کی فراہمی میں رکاوٹ بھارتی صنعتوں کے لیے مشکلات پیدا کر سکتی ہے۔ چین نے جاپان کے خلاف بھی برآمدی پابندیوں کا استعمال کیا ہے، خصوصاً ایسی کمپنیوں کے خلاف جن کا تعلق دفاعی صنعت سے ہے۔ تجزیے کے مطابق اس حکمت عملی کا مقصد جاپان کی دفاعی صلاحیتوں میں اضافے پر اقتصادی دباؤ ڈالنا ہے۔ یورپی یونین کو بھی اسی قسم کے خطرات کا سامنا ہے، کیونکہ چین اہم معدنیات اور صنعتی آلات کی فراہمی محدود کر کے الیکٹرک گاڑیوں، دفاعی پیداوار، قابل تجدید توانائی اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تاہم ماہرین کے مطابق چین کی یہ حکمت عملی طویل مدت میں خود بیجنگ کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ مختلف ممالک پہلے ہی چینی سپلائی چین پر انحصار کم کرنے، معدنیات کے متبادل ذرائع تلاش کرنے اور مقامی صنعتی پیداوار بڑھانے کی کوششیں تیز کر رہے ہیں۔ تجزیے میں خبردار کیا گیا ہے کہ امریکہ اور چین دونوں کی جانب سے تجارت اور ٹیکنالوجی کو جغرافیائی سیاسی مقابلے کا ذریعہ بنانے سے عالمی معیشت مختلف صنعتی اور تکنیکی نظاموں میں تقسیم ہو سکتی ہے۔ اس صورتحال میں ترقی پذیر ممالک کو سب سے زیادہ مشکلات پیش آ سکتی ہیں، کیونکہ وہ بڑی طاقتوں کے درمیان تجارتی تنازعات کے نتیجے میں ضروری خام مال، مشینری اور ٹیکنالوجی تک رسائی سے محروم ہو سکتے ہیں۔ تجزیے کا بنیادی نتیجہ یہ ہے کہ امریکہ اور چین کی مسابقت اب صرف جدید ٹیکنالوجی تک محدود نہیں رہی بلکہ خام مال، صنعتی آلات اور عالمی سپلائی چین کے کنٹرول تک پھیل چکی ہے۔ اس مقابلے کے اثرات پوری دنیا پر مرتب ہونے کا خدشہ ہے۔

پاکستان کے سرکاری اداروں کو 1.23 ارب ڈالر کا بھاری نقصان

حکومت قومی اثاثے فروخت کرنے پر مجبور

اسلام آباد۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں سرکاری اداروں کی مسلسل خراب مالی کارکردگی نے مکی معیشت پر دباؤ مزید بڑھا دیا ہے۔ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں خسارے میں چلنے والے سرکاری اداروں کو مجموعی طور پر 342.8 ارب پاکستانی روپے، یعنی تقریباً 1.23 ارب ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا۔ وزیر اعظم کے مشیر برائے تجارت محمد علی نے چھٹے پاکستان پراسپیریٹی فورم سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ سرکاری اداروں کو فراہم کی جانے والی حکومتی مالی معاونت میں 31 فیصد اضافہ ہوا ہے اور یہ ریکارڈ 804 ارب روپے، یعنی 2.88 ارب ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ مسلسل خسارے میں چلنے والے سرکاری کاروبار قومی وسائل پر بھاری بوجھ بن چکے ہیں۔ ان کے مطابق حکومت کی بنیادی ذمہ داری کاروباری ادارے چلانا نہیں بلکہ مؤثر پالیسیاں بنانا اور معاشی سرگرمیوں کی نگرانی کرنا ہے۔ محمد علی نے کہا کہ سرکاری وسائل کو بار بار خسارے میں چلنے والے اداروں کو بچانے کے بجائے تعلیم، صحت اور عوامی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جانا چاہیے۔ پاکستان اس وقت بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ساتھ ارب ڈالر کے قرض پروگرام کے تحت سرکاری اداروں کی نجکاری اور معاشی اصلاحات پر عمل درآمد کر رہا ہے۔ اس پروگرام کا مقصد حکومتی اخراجات کم کرنا، سرمایہ کاری کو فروغ دینا اور سرکاری اداروں کی کارکردگی بہتر بنانا ہے۔ وزارت خزانہ کے اعداد و شمار کے مطابق جو ادارے خسارے میں چلنے والے اداروں کو 342.8 ارب روپے کا نقصان ہوا، وہیں منافع بخش سرکاری اداروں نے 423.3 ارب روپے، یعنی تقریباً 1.52 ارب ڈالر کا منافع بھی کمایا۔ اسی مدت میں حکومت کو سرکاری اداروں سے 839.8 ارب روپے کی وصولیاں ہوئیں، جبکہ انہیں 804 ارب روپے کی مالی معاونت فراہم کی گئی۔ اس طرح حکومت کو مجموعی طور پر 35.8 ارب روپے کا مثبت خالص مالی بہاؤ حاصل ہوا۔ تاہم خسارے میں چلنے والے اداروں کی مالی حالت اور ان پر بڑھتے حکومتی اخراجات پاکستان کے لیے ایک اہم معاشی چیلنج بنے ہوئے ہیں۔ حکومت نے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کا انتظامی کنٹرول نجی سرمایہ کاروں کے ایک کنسورشیم کے حوالے کر دیا ہے، جس کی قیادت عارف حبیب کارپوریشن کر رہی ہے۔ محمد علی کے مطابق پی آئی اے کی نجکاری سے ایئر لائن کو 80 ارب روپے کا نیا سرمایہ ملا، جبکہ حکومت کو 10 ارب روپے حاصل ہوئے۔ جون 2027 میں اس معاہدے کے اگلے مرحلے سے مزید 90 ارب روپے، یعنی تقریباً 32.3 کروڑ ڈالر حاصل ہونے کی توقع ہے۔ حکومت اب اسلام آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی، گوجرانوالہ الیکٹرک پاور کمپنی اور فیصل آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی کی نجکاری کی تیاری کر رہی ہے۔ ان اداروں کی مالی اور انتظامی جانچ کا عمل اہم مرحلے میں داخل ہو چکا ہے۔ فرسٹ ویمن بینک کی نجکاری کے ذریعے بھی ایک بین الاقوامی سرمایہ کار کو پاکستان کے مالیاتی شعبے میں شامل کیا گیا ہے۔ حکومت کا منصوبہ ہے کہ جون 2027 تک کم از کم چھ نجکاری معاملات مکمل کر کے تقریباً 150 سے 200 ارب روپے حاصل کیے جائیں۔ ان میں بجلی کی تقسیم کار کمپنیاں، مالیاتی ادارے اور ہوائی اڈوں کے انتظامی معاملات شامل ہیں۔ پاکستان کے سرکاری اداروں کی مالی مشکلات ایک ایسے وقت سامنے آئی ہیں جب ملک پہلے ہی قرضوں، توانائی کے شعبے کی مالی ڈسہ داریوں اور محدود حکومتی وسائل جیسے مسائل سے نبرد آزما ہے۔ معاشی ماہرین کے مطابق نجکاری سے حکومتی مالی بوجھ کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

پاکستان میں سابق وزیر اعظم پر کرپشن کے الزامات لگانے والا صحافی گرفتار

عالمی تنظیموں کا فوری رہائی کا مطالبہ

اسلام آباد۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں آزادیٔ صحافت پر ایک بار پھر سنگین سوالات اٹھ گئے ہیں۔ سابق نگراں وزیر اعظم انوار الحق کاکڑ پر بدعنوانی کے الزامات عائد کرنے والے صحافی شاہد مہتلا کو اسلام آباد سے گرفتار کر لیا گیا ہے، جس کے بعد صحافیوں کے تحفظ کی بین الاقوامی تنظیموں نے ان کی فوری اور غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ شاہد مہتلا، جو ماضی میں لیلیٰ ویژن انجکر روچکے ہیں اور اس وقت یوٹیوب پر پاکستان ڈیجیٹل کے نیوز ایڈیٹر ہیں، کو 17 نومبر کی شام اسلام آباد کے ایک ریستوران سے وردی اور سادہ لباس میں ملبوس نامعلوم افراد اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ ابتدائی طور پر ان کے اہل خانہ کو ان کے ٹھکانے کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ کئی گھنٹے بعد پاکستان کی جیٹل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی (NCCIA) نے تصدیق کی کہ شاہد مہتلا کو بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ میں درج ایک مقدمے کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا ہے۔ سابق نگراں وزیر اعظم انوار الحق کاکڑ نے تصدیق کی ہے کہ انہوں نے صحافی کے خلاف شکایت درج کرائی تھی۔ ان کے مطابق شاہد مہتلا نے سوشل میڈیا پر ان کے خلاف بدعنوانی کے الزامات عائد کیے تھے۔ تاہم ان الزامات کی آزادانہ تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ 18 نومبر کو اسلام آباد کی عدالت میں سماعت کے دوران شاہد مہتلا کے وکیل حبیب حنظلہ نے مؤقف اختیار کیا کہ ان کے مؤکل کی گرفتاری غیر قانونی ہے کیونکہ اسلام آباد ہائی کورٹ پہلے ہی انہیں اس تنازعے میں گرفتاری سے بچانے کے لیے حفاظتی ضمانت دے چکی تھی۔ اس کے باوجود عدالت نے سائبر کرائم انویسٹی گیشن کو کوئٹہ منتقل کرنے کے لیے دو روز کی مہلت دے دی۔ تحقیقاتی ادارے نے سات روز کا ٹرانزٹ ریمانڈ مانگا تھا، تاہم عدالت نے یہ درخواست مکمل طور پر منظور نہیں کی۔ وکیل نے اپنے مؤکل کی بلوچستان منتقلی پر شدید تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وہاں ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ ان کے مطابق شاہد مہتلا ماضی میں کالعدم بلوچ لبریشن آرمی کی سرگرمیوں پر تنقید کرتے رہے ہیں، جس کی وجہ سے انہیں دھمکیوں کا سامنا رہا ہے۔ کمیٹی ٹو پروٹیکٹ جرنلسٹس (CPJ) نے شاہد مہتلا کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے پاکستانی حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں فوری اور غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے، ان کے خلاف سائبر کرائم کے تمام الزامات واپس لیے جائیں اور ان کی حفاظت یقینی بنائی جائے۔ تنظیم کے افغانستان اور پاکستان کے نمائندے ولی اللہ رحمانی نے کہا کہ حفاظتی ضمانت کے باوجود صحافی کو اس انداز میں حراست میں لینا اور انہیں غیر متعلقہ بلوچستان منتقل کرنا قانونی تقاضوں اور آزادیٔ صحافت کے احترام پر سنگین سوالات اٹھاتا ہے۔ انہوں نے پاکستانی حکام پر زور دیا کہ سائبر کرائم قوانین کو صحافیوں کو خوفزدہ کرنے اور تنقیدی آوازیں دبانے کے لیے استعمال کرنا بند کیا جائے۔ پاکستان میں الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے قانون، پیکا (PECA)، کے تحت صحافیوں کے خلاف کارروائیوں پر پہلے بھی بین الاقوامی سطح پر تشویش ظاہر کی جا چکی ہے۔ ستمبر میں صحافی محمد بلال غوری بھی اسلام آباد میں اپنے گھر سے لاپتہ ہو گئے تھے، جس کے بعد سائبر کرائم ایجنسی نے ان کی گرفتاری کی تصدیق کی تھی۔ رواں ماہ کے آغاز میں بلوچستان کے تین مزید صحافیوں کے خلاف مبینہ جعلی خبروں کے معاملے میں مقدمات درج کیے گئے اور ان کے گھروں پر چھاپے مارے گئے۔ انٹرنیشنل فیڈریشن آف جرنلسٹس اور پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس نے بھی شاہد مہتلا کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے شفاف تحقیقات، قانونی کارروائی کے تقاضوں کی پابندی اور صحافیوں کے تحفظ کا مطالبہ کیا ہے۔

ہندوستانی فرموں نے امریکہ میں 20.5 لین ڈالر کی ریکارڈ سرمایہ کاری کا اعلان کیا: امریکی سفیر

نئی دہلی۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ جمعرات کو ایک سینئر امریکی سفارت کار نے کہا کہ ہندوستانی کمپنیوں نے اس سال امریکہ میں 5.20 بلین ڈالر کی نئی سرمایہ کاری کا اعلان کیا، جو کسی بھی ملک سے سب سے زیادہ ہے۔ انڈو۔امریکن چیمبر آف کامرس کے زیر اہتمام 23 ویں ہند۔امریکی اقتصادی سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، یہاں امریکی سفارت خانے میں تجارتی امور کے وزیر۔مشیر، جان کوروتاڈو نے کہا کہ 2030 تک 500 بلین ڈالر کے باہمی تجارتی ہدف کو حاصل کرنے کے لیے مضبوط سپلائی اور مضبوط سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی۔ کوروتاڈو نے کہا کہ دوطرفہ تعلقات کی مزید وضاحت خریداروں اور فروخت کنندگان یا صرف تجارتی بہاؤ سے نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ "یہ جدت، سرمایہ کاری، کاروباری شخصیت اور مشترکہ خوشحالی میں شریک تعمیر کنندگان کی شراکت داری ہے۔ ہشن 500 کے تحت دونوں ممالک کا مقصد 2030 تک دوطرفہ تجارت کو دوگنا سے 500 بلین ڈالر تک پہنچانا ہے۔ کوروتاڈو نے کہا کہ اس سال سلیکٹ یو ایس اے انویسٹمنٹ سمٹ میں اعلان کردہ ہندوستانی سرمایہ کاری فارماسیوٹیکل، لائف سائنسز، جدید میٹوفیکچرنگ، توانائی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز پر محیط ہے۔ انہوں نے کہا کہ بارہ ہندوستانی کمپنیوں نے سربراہی اجلاس کے دوران گرین فیلڈ کی توسیع کے لیے 1 بلین ڈالر سے زیادہ کا اعلان کیا، جو کہ ایک وفد کی جانب سے اعلانات کی سب سے بڑی تعداد ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ میں ہندوستانی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری پہلے ہی 000,70 سے زیادہ امریکی ملازمتوں کی حمایت کرتی ہے۔ فروری 2025 میں صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعہ شروع کیے گئے یو ایس انڈیا کمپیکٹ کا حوالہ دیتے ہوئے، کوروتاڈو نے کہا کہ دونوں رہنماؤں نے امریکہ میں ہندوستانی سرمایہ کاری کو دو طرفہ شراکت داری کا ایک لازمی حصہ بنایا۔ کوروتاڈو نے اسٹریٹجک ٹیکنالوجی، توانائی، اہم معدنیات اور مینوفیکچرنگ کو ہندوستانی سرمایہ کاری کے لیے کلیدی شعبوں کے طور پر شناخت کیا، مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز، سائبر سیکیورٹی، صحت کی دیکھ بھال اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں مواقع کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اپنے بنیادی ڈھانچے کو جدید بنانے کے لیے قابل اعتماد شراکت داروں کی تلاش میں ہے اور یہ کہ ہندوستانی کمپنیوں نے کئی شعبوں میں اپنی مسابقت کا مظاہرہ کیا ہے۔ سب سے کامیاب ہندوستانی سرمایہ کار اپنی امریکی کارروائیوں کو یہاں گھر میں اپنی ترقی کے لیے ایک تکمیلی کے طور پر دیکھتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ میں سرمایہ کاری سے ہندوستانی کمپنیوں کو اپنے عالمی برانڈز کو مضبوط بنانے، تحقیق صلاحیتوں کو بڑھانے اور سرمایہ تک رسائی کو بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے جبکہ ہندوستان میں ملازمتوں اور اختراعات کو سپورٹ کیا جا سکتا ہے۔ ویسٹ وِلکنسن کے دوران، کوروتاڈو نے ہندوستانی کمپنیوں کو 2027 سلیکٹ یو ایس اے انویسٹمنٹ سمٹ میں شرکت کے لیے مدعو کیا، جو مئی کے اوائل میں واشنگٹن، ڈی سی کے قریب منعقد ہونا تھا۔

بھارت نے فلسطین سے متعلق اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قراردادوں کے حق میں ووٹ دیا

اقوام متحدہ۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ بھارت نے فلسطین سے متعلق اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی چار قراردادوں کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ ان قراردادوں میں فلسطینی عوام کے حق خودارادیت کی توثیق، فلسطینی مہاجرین کے لیے اقوام متحدہ کے ادارے کے کام کو جاری رکھنے کی حمایت، اور مقبوضہ علاقوں میں اسرائیلی بستیوں کو غیر قانونی قرار دینا شامل ہے۔ اقوام متحدہ کی 193 رکنی جنرل اسمبلی نے بدھ کے روز ان قراردادوں پر رائے شماری کی۔ بھارت نے فلسطینی عوام کے حق خودارادیت سے متعلق قرارداد کی حمایت کی۔ یہ قرارداد 162 ووٹوں کے حق میں، 8 مخالفت میں اور اتنی ہی تعداد میں غیر حاضریوں (ووٹ نہ ڈالنے والوں) کے ساتھ منظور کی گئی۔ اس قرارداد میں فلسطینیوں کے حق خودارادیت جس میں ایک آزاد فلسطینی ریاست کا قیام بھی شامل ہے کی توثیق کی گئی، اور اقوام متحدہ کے رکن ممالک اور خصوصی اداروں پر زور دیا گیا کہ وہ اس مقصد کے حصول کی کوششوں کی حمایت کریں۔ نئی دہلی نے مشرق قریب میں فلسطینی مہاجرین کے لیے اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی کے کام سے متعلق قرارداد کے حق میں بھی ووٹ دیا۔

بنگلہ دیش شدید معاشی بحران کے دہانے پر، کئی دہائیوں کی ترقی خطرے میں پڑ گئی

ڈھاکہ۔ 20 نومبر۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش، جسے کبھی جنوبی ایشیا کی ایک غیر معمولی اقتصادی کامیابی قرار دیا جاتا تھا، اب شدید معاشی اور مالیاتی بحران کا سامنا کر رہا ہے۔ ملک کا بینکاری نظام بڑھتے ہوئے خراب قرضوں، بدعنوانی، سرمایہ کاری میں کمی اور سیاسی عدم استحکام کے باعث سنگین مشکلات سے دوچار ہے، جبکہ کئی دہائیوں میں حاصل کی گئی اقتصادی ترقی خطرے میں پڑتی دکھائی دے رہی ہے۔ بین الاقوامی معاشی تجزیوں کے مطابق 1971 میں آزادی کے بعد بنگلہ دیش نے غربت میں کمی، خواتین کی معاشی شمولیت، تعلیم، صحت اور ملبوسات کی برآمدات میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی تھیں۔ تاہم اب تقریباً 18 کروڑ آبادی والے اس ملک کی معیشت مسلسل دباؤ کا شکار ہے۔ سب سے تشویشناک صورتحال بینکاری شعبے میں سامنے آئی ہے، جہاں ناقابل وصول قرضے مجموعی قرضوں کے تقریباً 33 فیصد تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کے مقابلے میں بھارت میں یہ شرح صرف 7.1 فیصد اور پاکستان میں تقریباً 5 فیصد ہے۔ بنگلہ دیش کے بینکوں کے سرمائے اور خطرات کے تناسب کی شرح منفی 3.8 فیصد تک گر چکی ہے، جو مالیاتی نظام کی سنگین کمزوری ظاہر کرتی ہے۔ بینکاری بحران کی جڑیں سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے دور میں ہونے والی مبینہ مالی بے ضابطگیوں اور سیاسی اثر و رسوخ کے تحت دیے گئے قرضوں سے بھی جوڑی جا رہی ہیں۔ تاہم خراب قرضوں میں حالیہ اضافے کی ایک وجہ مالیاتی اعداد و شمار میں زیادہ شفافیت بھی ہے، جس کے نتیجے میں پہلے چھپائے گئے ناقابل وصول قرضے سامنے آئے ہیں۔ ملک کے کئی بینکوں میں صورتحال اس حد تک خراب ہو چکی ہے کہ کھاتہ دار اپنی جمع شدہ رقوم نکالنے میں مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ بعض بینکوں کے پاس صارفین کو ادائیگی کے لیے مناسب نقد رقم بھی دستیاب نہیں۔ بنگلہ دیش کی اقتصادی ترقی کی شرح، جو ماضی میں تقریباً 6.5 فیصد رہی تھی، رواں سال صرف 3.7 فیصد رہنے کا اندازہ ہے۔ نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی میں اضافہ بھی تقریباً 5.4 فیصد تک محدود ہو گیا ہے، جو گزشتہ 33 برسوں کی کم ترین سطح ہے۔ ملک کی سب سے اہم برآمدی صنعت، تیار ملبوسات کا شعبہ بھی شدید دباؤ میں ہے۔ مزدوروں کی ہڑتالوں، توانائی کی قلت، بڑھتی پیداواری لاگت اور صنعتی سرگرمیوں میں رکاوٹوں نے اس شعبے کی مشکلات میں اضافہ کیا ہے۔ عالمی بینک کے اندازوں کے مطابق 2026 میں بنگلہ دیش میں غربت کی شرح مسلسل تیسرے سال بڑھنے کا خدشہ ہے۔ یہ صورتحال اس ملک کے لیے خاص طور پر تشویشناک ہے جس نے گزشتہ کئی دہائیوں کے دوران لاکھوں افراد کو غربت سے نکالنے میں کامیابی حاصل کی تھی۔ مالیاتی بحران پر قابو پانے کے لیے بنگلہ دیش کے مرکزی بینک نے اب تک تقریباً 2.6 ارب ڈالر کی ہنگامی مالی معاونت فراہم کی ہے۔ تاہم عالمی کریڈٹ ریٹنگ ادارے موڈیز کے اندازے کے مطابق بینکاری نظام کو مستحکم بنانے کے لیے کئی برسوں میں مجموعی قومی پیداوار کے تقریباً 10 فیصد کے برابر نئے سرمائے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ حکومت کی مالی مشکلات بھی کم نہیں۔ بنگلہ دیش کی سرکاری آمدنی مجموعی قومی پیداوار کے صرف 7 فیصد کے قریب ہے، جبکہ بجٹ خسارہ 3.3 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔ محدود ٹیکس وصولیوں اور بڑھتے اخراجات کے باعث حکومت کے پاس بحران سے نمٹنے کے لیے وسائل کم ہیں۔ فروری میں انتخابات کے بعد اقتدار سنبھالنے والی بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کی حکومت کو بیک وقت معاشی بحالی، بینکاری اصلاحات، مہنگائی اور سیاسی استحکام جیسے بڑے چیلنجز کا سامنا ہے۔ وزیر خزانہ امیر خسرو محمود چودھری کا کہنا ہے کہ حکومت بینکوں کی مالی حالت بہتر بنانے اور قابل عمل کاروباروں کو بحالی کا موقع فراہم کرنے کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔ تاہم بعض ماہرین کو خدشہ ہے کہ سیاسی سرپرستی میں قرضوں کی تقسیم اور مالیاتی بدانتظامی کے پرانے طریقے دوبارہ سامنے آ سکتے ہیں۔ اقتصادی ماہرین کے مطابق بنگلہ دیش کی موجودہ مشکلات صرف مالیاتی نہیں بلکہ سیاسی اور ادارہ جاتی نوعیت کی بھی ہیں۔ مضبوط حکومتی اداروں، شفاف بینکاری نظام، سرمایہ کاروں کے اعتماد اور سیاسی استحکام کے بغیر پائیدار اقتصادی بحالی مشکل ہوگی۔ بنگلہ دیش کی صورتحال اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ کئی دہائیوں کی معاشی کامیابیاں بھی کمزور اداروں، مالیاتی بدانتظامی اور مسلسل سیاسی بحران کے باعث خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ اگر فوری اور موثر اصلاحات نہ کی گئیں تو ملک کو معاشی جمود، بڑھتی غربت اور مزید مالیاتی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔



اقوام متحدہ کا پاکستان پر دباؤ، انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر شدید تشویش

لندن۔ 20 نومبر۔ ایم این این۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق وولکر ترک نے پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے ان کی صحت، جیل میں حالات اور ملک میں بڑھتی ہوئی سیاسی کشیدگی پر شدید تشویش ظاہر کی ہے۔ امریکی ٹیلی ویژن سی این این کی معروف صحافی کرسٹیان امانپور کو دیے گئے انٹرویو میں وولکر ترک نے کہا کہ عمران خان کی رہائی حکومت اور حزب اختلاف کے درمیان اعتماد بحال کرنے اور سیاسی کشیدگی کم کرنے کے لیے ایک اہم قدم ثابت ہو سکتی ہے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ وہ عمران خان کی رہائی، ان کے ساتھ مناسب سلوک اور پاکستان میں سیاسی کشیدگی کم کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ان کے مطابق حکومت اور اپوزیشن کے درمیان اعتماد سازی کے لیے عمران خان کی فوری رہائی پر غور کیا جانا چاہیے۔ اقوام متحدہ کے اعلیٰ عہدیدار نے خبردار کیا کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتحال صرف عمران خان کی گرفتاری تک محدود نہیں۔ ملک میں صحافیوں، انسانی حقوق کے کارکنوں اور حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے افراد کی من مانی گرفتاریوں کے معاملات بھی تشویش کا باعث ہیں۔ انہوں نے پاکستانی حکام پر زور دیا کہ وہ زیر حراست افراد کے بنیادی حقوق کا احترام کریں، انہیں اہل خانہ اور وکلا سے ملاقات کی اجازت دیں اور ضروری طبی سہولتیں فراہم کریں۔ عمران خان اگست 2023 سے قید ہیں اور اس وقت راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں مختلف مقدمات کے تحت سزا کاٹ رہے ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں پاکستان کی اعلیٰ عدلیہ سے اپیل کی تھی کہ ان کے علاج اور جیل میں سہولتوں سے متعلق عدالتی احکامات پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔ سابق وزیر اعظم نے خبردار کیا تھا کہ ان کی صحت مسلسل خراب ہو رہی ہے اور اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو ان کی زندگی کو سنگین خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے بھی عمران خان اور ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک پر تشویش ظاہر کی ہے۔ تنظیم کے مطابق عمران خان کو طویل عرصے سے قید تنہائی میں رکھا گیا ہے اور انہیں مناسب طبی سہولتوں، اہل خانہ سے ملاقات اور وکلا تک باقاعدہ رسائی سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ ایمنسٹی کا کہنا ہے کہ دسمبر 2025 کے بعد عمران خان کو اپنے خاندان سے صرف دو مرتبہ ملاقات کی اجازت ملی، جبکہ مارچ 2026 سے ان کے بیٹوں کے ساتھ ٹیلی فون پر رابطہ بھی نہیں ہونے دیا گیا۔ تنظیم نے دعویٰ کیا کہ 74 سالہ عمران خان کو بلڈ پریشر کے سنگین مسائل کا سامنا ہے، جبکہ ان کے خاندان کی جانب سے آزاد ڈاکٹروں سے معائنہ کرانے کی درخواستوں پر بھی مناسب عمل نہیں ہوا۔ بشریٰ بی بی کی آنکھوں کی بیماری اور طبی سہولتوں کی مبینہ کمی پر بھی تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ پاکستان کی سپریم کورٹ نے اگست میں عمران خان کو خصوصی علاج کے لیے شفا انٹرنیشنل اسپتال منتقل کرنے کا حکم دیا تھا۔ تاہم انہیں پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز لے جایا گیا اور معائنے کے بعد دوبارہ جیل منتقل کر دیا گیا۔ تحریک انصاف نے اس اقدام کو عدالتی احکامات کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے توہین عدالت کی درخواست دائر کی تھی۔ دوسری جانب سرکاری میڈیکل بورڈ نے بعد میں عمران خان کی بینائی میں بہتری کی اطلاع دی تھی، تاہم تحریک انصاف آزاد ڈاکٹروں سے معائنے کا مطالبہ کرتی رہی ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے عمران خان کی بہنوں کے خلاف کارروائیوں پر بھی سوال اٹھائے ہیں۔ تنظیم کے مطابق ستمبر میں ان کی تین بہنوں کو اسلام آباد کی جانب مجوزہ احتجاجی مارچ سے متعلق خدشات کی بنیاد پر حراست میں لیا گیا تھا۔ انسانی حقوق کی تنظیم نے علیمہ خان کی رہائی اور عمران خان کے اہل خانہ کے خلاف مبینہ سیاسی انتقامی کارروائیاں بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ وولکر ترک نے زور دیا کہ پاکستان میں سیاسی اختلافات کو مذاکرات کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے اور حکومت کو بین الاقوامی انسانی حقوق کے قوانین کی مکمل پاسداری کرنی چاہیے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق سربراہ کا یہ غیر معمولی مطالبہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب عمران خان کی صحت، ان کی طویل قید اور پاکستان میں سیاسی کارکنوں کے خلاف کارروائیوں پر بین الاقوامی تشویش بڑھ رہی ہے۔ عمران خان کی رہائی کے لیے اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں کی آوازیں پاکستان کی حکومت کے لیے ایک نیا سفارتی اور سیاسی چیلنج بن سکتی ہیں۔

ٹرمپ سے ملاقات میں شی جن پنگ کی معاشی کمزوریاں بے نقاب چین شدید اقتصادی دباؤ کا شکار

واشنگٹن۔ 20 نومبر۔ ایم این این۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کی شینزن میں ہونے والی ملاقات کے دوران چین کی کمزور معاشی صورتحال ایک اہم عنصر بن کر سامنے آئی ہے۔ اگرچہ ٹرمپ کو بھی مہنگائی، بلند شرح سود اور سیاسی مشکلات کا سامنا ہے، تاہم چین کی اقتصادی صورتحال نے شی جن پنگ کی مذاکراتی پوزیشن کو پہلے کے مقابلے میں کمزور کر دیا ہے۔ معاشی تجزیے کے مطابق رواں سال مئی میں چین کی معیشت میں بحالی کے آثار دکھائی دے رہے تھے، لیکن گزشتہ چھ ماہ کے دوران یہ امیدیں بڑی حد تک دم توڑ چکی ہیں۔ صارفین کے اخراجات، بینک قرضوں اور کاروباری سرمایہ کاری میں مسلسل کمزوری نے دنیا کی دوسری بڑی معیشت کو شدید دباؤ میں ڈال دیا ہے۔ چینی اسٹاک مارکیٹ موسم گرما کے بعد سے 20 فیصد سے



زیادہ گر چکی ہے، جبکہ ہانگ کانگ کی ٹیکنالوجی کمپنیوں کے حصص دو سال سے زیادہ کی کم ترین سطح پر پہنچ گئے ہیں۔ چین کے دس سالہ سرکاری بانڈز کی شرح منافع بھی ریکارڈ کم سطح پر آ گئی ہے، جو معاشی مستقبل کے بارے میں سرمایہ کاروں کی تشویش ظاہر کرتی ہے۔ چین کے لیے سب سے زیادہ تشویشناک صورتحال اندرونی سرمایہ کاری میں غیر معمولی کمی ہے۔ وبا کے غیر معمولی دور کو چھوڑ دیا جائے تو ملک میں مستقل اثاثوں کی سرمایہ کاری گزشتہ تین دہائیوں کی تیز ترین رفتار سے گر رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ صورتحال چین کے صنعتی اور اقتصادی ڈھانچے میں گہری کمزوری کی نشاندہی کرتی ہے۔ تاہم برآمدات اب بھی چینی معیشت کا سب سے مضبوط سہارا ہیں۔ سیمی کنڈکٹرز، الیکٹرانک آلات، انٹیگریٹڈ سرکٹس اور بیٹریوں کی بڑھتی ہوئی عالمی طلب نے چین کو مسلسل دوسرے سال ایک ہزار ارب ڈالر سے زیادہ کا تجارتی سرپلس حاصل کرنے میں مدد دی ہے۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ رواں سال کی تیسری سہ ماہی میں چین کی 5.4 فیصد اقتصادی ترقی میں تقریباً دو فیصد پوائنٹس کا حصہ خالص برآمدات کا تھا۔ اسی بنیاد پر بیجنگ 2026 کے لیے مقرر کردہ 4.5 سے 5 فیصد ترقی کا ہدف حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے۔ لیکن مصنوعی ذہانت کی عالمی صنعت پر بڑھتا انحصار چین کے لیے ایک نیا خطرہ بن سکتا ہے۔ اگر مصنوعی ذہانت میں سرمایہ کاری کی موجودہ تیزی کمزور پڑتی ہے تو چینی برآمدات اور مجموعی معاشی ترقی کو بڑا دھچکا پہنچ سکتا ہے۔ دوسری جانب واشنگٹن چینی مصنوعی ذہانت کے ماڈلز کے استعمال پر نئی پابندیوں پر غور کر رہا ہے، جبکہ امریکی ٹیکنالوجی اور جدید چپس تک چین کی رسائی پہلے ہی محدود کی جا رہی ہے۔ ان اقدامات سے دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی اور ٹیکنالوجی کی مسابقت مزید شدت اختیار کر سکتی ہے۔ بعض معاشی ماہرین کا خیال ہے کہ امریکہ کو اپنی مہنگائی کم کرنے کے لیے چین کی نسبتاً سستی مصنوعات کی ضرورت پڑ سکتی ہے، تاہم موجودہ امریکی تجارتی اور ٹیکنالوجی پالیسی اس امکان کو پیچیدہ بنا رہی ہے۔ تجزیے میں یہ بھی یاد دلایا گیا ہے کہ 2023 میں سابق امریکی وزیر تجارت جینا ریمنڈو نے چین کو امریکی کمپنیوں کے لیے سرمایہ کاری کے حوالے سے غیر پرکشش قرار دیا تھا۔ اگرچہ اس موقف پر اختلاف موجود ہے، لیکن موجودہ معاشی اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ چین ابھی تک عالمی سرمایہ کاروں کا اعتماد مکمل طور پر بحال نہیں کر سکا۔ مجموعی طور پر صورتحال یہ ظاہر کرتی ہے کہ امریکہ کے ساتھ اقتصادی مذاکرات میں چین کی طاقت اس کی برآمدات اور صنعتی صلاحیت تک محدود ہوتی جا رہی ہے، جبکہ کمزور اندرونی طلب، سرمایہ کاری میں کمی اور مسلسل معاشی دباؤ شی جن پنگ کے لیے بڑے چیلنج بن چکے ہیں۔

پاکستان میں توہینِ مذہب کے نام پر منظم کاروبار کا انکشاف

کراچی۔ 20 نومبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں انسانی حقوق کے کارکنوں نے توہین مذہب کے قوانین کے مبینہ غلط استعمال اور بے گناہ شہریوں، خصوصاً مسیحیوں اور دیگر مذہبی اقلیتوں کو جھوٹے مقدمات میں پھنسانے والے منظم گروہوں کی سرگرمیوں کی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ رواداری تحریک کے زیر اہتمام عالمی یوم برداشت کے موقع پر منعقدہ قومی کانفرنس میں انسانی حقوق کے کارکنوں، مذہبی رہنماؤں، دانشوروں، صحافیوں اور سول سوسائٹی کے نمائندوں نے پاکستان میں مذہبی آزادی کی بگڑتی صورتحال پر تشویش ظاہر کی۔ شرکاء نے الزام عائد کیا کہ بعض منظم عناصر توہین مذہب کے الزامات کو ذاتی مفادات، بلیک میلنگ اور کمزور طبقات کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس مبینہ نیٹ ورک، جسے ”بلاسفیمی بزنس گروپ“ کہا جاتا ہے، کی سرگرمیوں کی تحقیقات کے لیے ایک آزاد عدالتی کمیشن قائم کرنے کا مطالبہ کیا۔ کانفرنس میں منظور کردہ اعلامیہ میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ پارلیمنٹ میں توہین مذہب کے قوانین کے غلط استعمال پر جامع بحث کی جائے اور جھوٹے الزامات، ہجوم کے ہاتھوں قتل، تشدد اور مذہبی اقلیتوں کے خلاف حملوں کی روک تھام کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔ شرکاء نے کہا کہ مجوزہ عدالتی کمیشن کو ماضی میں اقلیتوں کے خلاف ہونے والے بڑے واقعات کی بھی تحقیقات کرنی چاہئیں۔ ان میں 1997 میں شانتی نگر کو نذر آتش کرنے، اگست 2023 میں جڑانوالہ میں مسیحیوں کے گھروں اور گرجا گھروں پر حملوں اور 2024 میں سرگودھا میں بزرگ مسیحی شہری نذیر مسیح کی ہجوم کے تشدد سے ہلاکت کے واقعات شامل ہیں۔ کانفرنس میں پاکستان میں ہندو، سکھ اور دیگر اقلیتی برادریوں کی نابالغ لڑکیوں اور لڑکوں کی جبری تبدیلی مذہب کا مسئلہ بھی اٹھایا گیا۔ انسانی حقوق کے کارکنوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ نابالغ بچوں کی جبری مذہبی تبدیلی کو قابل سزا جرم قرار دینے کے لیے جامع قانون سازی کی جائے۔ شرکاء نے اقلیتوں کے تحفظ سے متعلق مجوزہ قوانین کو بار بار مسترد کیے جانے پر مایوسی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ موثر قانونی تحفظ کی عدم موجودگی کمزور برادریوں کے لیے سنگین مشکلات پیدا کر رہی ہے۔ کانفرنس سے رواداری تحریک کے چیئرمین سیمسن سلامت، نائب چیئرمین دیدار احمد میرانی، دانشور حاجی جاوید، جوائنٹ ایکشن کمیٹی کے کنوینر عرفان مفتی اور ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے چیئرپرسن اسد بٹ سمیت متعدد شخصیات نے خطاب کیا۔

عالمی طاقتوں نے تاریخی سہ فریقی مذاکرات میں امن کی طرف اعلانیہ کو اپنایا

شینزین (چین) 20 نومبر۔ ایم این این۔ روس، چین اور امریکہ نے جمعرات کو چین کے شہر شینزین میں سہ فریقی سربراہی اجلاس کے بعد مشترکہ امن کی طرف اعلامیہ اپنایا، جو جوہری خطرات کو کم کرنے، توانائی کے مستحکم بہاؤ کو یقینی بنانے اور بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کے دائرہ اختیار کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے بات چیت کا عہد کیا۔ روسی صدر ولادیمیر پوتن، چینی صدر شی جن پنگ اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان ہونے والی ملاقات کے بعد منظور کیے گئے اعلامیہ میں اس بات کی تصدیق کی گئی کہ ایٹمی جنگ نہیں جیتی جا سکتی اور نہ ہی لڑی جانی چاہیے اور کہا گیا کہ تینوں ممالک جوہری خطرات کو کم کرنے اور جوہری ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے بات چیت کریں گے۔

ریاستی جبر کے خلاف بڑھتے ہوئے غصے کے درمیان طلباء کا احتجاج PoK بھر میں پھیل گیا

مظفر آباد۔ 20 نومبر۔ ایم این این۔ پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) بھر میں طلباء کے وسیع مظاہرے پھوٹ پڑے ہیں، نوجوان مظاہرین مبینہ پاکستانی فوجی مظالم، ریاستی تشدد اور جاری سیاسی جبر کی مذمت کے لیے یونیورسٹی کیمپس اور شہری سڑکوں پر نکل آئے۔ جموں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی (JKJAAC) کی ایک تازہ کال سے شروع ہونے والی، بدامنی کی تازہ ترین لہر بڑے تعلیمی مراکز بشمول مظفرآباد، میرپور، کوٹلی اور دھیرکوٹ میں تیزی سے پھیل گئی ہے، اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اسٹیبلشمنٹ مخالف غصے نے خطے کے نوجوانوں میں کتنی گہری جڑیں پکڑ لی ہیں۔ کوٹلی یونیورسٹی میں، طلباء کے بڑے گروپوں نے پاکستانی سیکورٹی فورسز پر عام شہریوں پر منظم جبر اور بھاری ہاتھ سے کریک ڈاؤن کا الزام لگاتے ہوئے آوازی مظاہرے کیے۔ مظاہرین نے ریاستی تشدد کے احتساب اور بنیادی شہری آزادیوں کی بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے نعرے لگائے۔ اسی طرح کے مناظر میرپور میں سامنے آئے، جہاں میرپور یونیورسٹی کا پنڈال اسٹوڈنٹ ایکٹیوزم غیر متوقع طور پر سیاسی اختلاف کا ایک پلیٹ فارم بن گیا۔ معمول کی تعلیمی تقریبات کے بجائے، پنڈال پی او کے کے عام نعروں سے گونج اٹھا جب طلباء نے پورے علاقے میں جاری شہری حقوق کی تحریکوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ دریں اثنا، دھیرکوٹ میں، طلباء نے پاکستانی فوج کے مبینہ ظلم اور بربریت کے خلاف مسلسل احتجاج کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے علاقے میں سخت حفاظتی نگرانی کے باوجود پیچھے ہٹنے سے انکار کیا۔ نوجوانوں کی تیزی سے نقل و حرکت سے گھبراتے ہوئے، مقامی حکام نے اہم تعلیمی اداروں کے ارد گرد حفاظتی انتظامات سخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ علاقائی دارالحکومت مظفرآباد میں پولیس کی بھاری نفری مظفرآباد ڈگری کالج کے باہر تعینات کر دی گئی ہے تاکہ طلبہ کے اجتماعات کو بڑی سڑکوں پر پھیلنے سے روکا جا سکے۔ کریک ڈاؤن پی او کے میں مہینوں سے جاری ہنگامہ آرائی کے بعد ہے۔

یوروپین یونین کمیشن کا AI ٹولز کا استعمال کرتے ہوئے سائبر حملے میں نشانہ بنانے کا اعتراف

برسلز۔ 20 نومبر۔ ایم این این۔ یورپی کمیشن نے جمعرات کو تصدیق کی کہ اسے AI ٹولز کے استعمال کے ذریعے سائبر حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ یورپی کمیشن کے ترجمان تھامس ریگنیئر نے صحافیوں کو بتایا کہ اس واقعے کا 22 اکتوبر کو پتہ چلا اور کمیشن کے عملے کو متاثر کرنے والے ڈیٹا کی خلاف ورزی کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ ”یہ ایک AI سے تیار کردہ سائبر حملہ تھا“۔ ریگنیئر نے اس حملے کی وضاحت نہیں کی اور نہ ہی کسی مجرم کا نام لیا۔ انہوں نے کہا کہ کمیشن نے جواب میں ضروری اقدامات کیے ہیں۔ ”یہ پہلا موقع ہے جب بلاک نے AI کی مدد سے سائبر حملے کی اطلاع دی۔“ ریگنیئر کا بیان پولیٹیکو کی جمعرات کو رپورٹ کے بعد سامنے آیا کہ کمیشن کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سائبر حملے نے 10 دنوں تک کئی سسٹمز کو درہم برہم کیا اور ہو سکتا ہے کہ اس نے بڑی مقدار میں ذاتی ڈیٹا سے سمجھوتہ کیا ہو۔ یورپی کمیشن کے تقریباً 33,000 ملازمین ہیں۔ پولیٹیکو کے مطابق کمیشن نے اس کے بعد سائبر واقعات کے بارے میں فوری میٹنگ کے لیے اپنی اعلیٰ ڈیجیٹل بحران کے انتظامی ادارے کو بلایا۔ ریگنیئر نے کہا ”ہم نے عارضی طور پر کئی درخواستیں ہٹا دی ہیں، اور ان میں سے زیادہ تر کو اس کے بعد سے بحال کر دیا گیا ہے۔“ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہیں کمیشن کے عملے کو متاثر کرنے والے ڈیٹا کی خلاف ورزی کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ یورپ بھر میں سپر مارکیٹوں، ایئر ٹریفک کنٹرولرز، بلڈ بینکوں اور براڈکاسٹروں پر حالیہ ہائبرڈ حملوں نے روس اور اس کے درمیان تشویش کو جنم دیا ہے کہ یہ ہائبرڈ جنگ کی مربوط کوشش کا حصہ ہو سکتا ہے۔

بلوچستان میں مختلف علاقوں سے سات افراد لاپتہ

ایک شخص دو سال بعد بازیاب

بلوچستان۔ 20 نومبر۔ ایم این این۔ بلوچستان کے مختلف علاقوں سے سات افراد کی جبری گمشدگیوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ لاپتہ ہونے والوں میں سرتاج، محمد ابراہیم، اسفند، محمد الدین، دانیال، نور محمد اور طارق شامل ہیں جو مختلف تاریخوں میں جبری گمشدگی کے شکار ہوئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق، گوادر کے رہائشی سرتاج ولد خیر بخش 3 ستمبر کو پلیری گرڈ اسٹیشن سے لاپتہ ہوئے۔ اسی طرح نوشکی کے علاقے کلی شریف کے رہائشی محمد ابراہیم ولد گل محمد 11 نومبر کو صاحبزادہ روڈ نوشکی سے لاپتہ ہوئے۔ مزید اطلاعات کے مطابق، کلیان چوک کے رہائشی دو افراد، اسفند ولد علی محمد شاہوانی اور محمد الدین ولد علی محمد شاہوانی، 24 اکتوبر سے لاپتہ ہیں۔ دونوں افراد کے اہل خانہ تاحال ان کے بارے میں معلومات کے منتظر ہیں۔ کوئٹہ کے رہائشی دانیال ولد امان اللہ بھی 15 نومبر سے لاپتہ ہیں۔ دوسری جانب پنجگور کے علاقے پروم سے نور محمد ولد ایوب 12 نومبر کو لاپتہ ہوئے۔ اطلاعات کے مطابق، نور محمد اس سے قبل بھی ایک مرتبہ لاپتہ ہو چکے ہیں اور یہ ان کی دوسری گمشدگی ہے۔ اسی طرح پروم پنجگور کے علاقے شکاری بازار کے رہائشی طارق ولد آدم 9 نومبر سے لاپتہ ہیں۔ دوسری جانب بہزاد ولد لاوری کی بازیابی کی اطلاع بھی سامنے آئی ہے۔ فراہم کردہ معلومات کے مطابق، بہزاد ولد لاوری تقریباً دو سال قبل لاپتہ ہوئے تھے اور گزشتہ روز بازیاب ہو گئے۔

خضدار میں مسلح افراد کی ناکہ بندی، پاکستانی فورسز و تجارتی گاڑیوں پر حملے

خضدار۔ 20 نومبر۔ ایم این این۔ بلوچستان کے ضلع خضدار سے اطلاعات کے مطابق کراڑو کے مقام پر متعدد مسلح افراد نے آر سی ڈی شاہراہ پر چیک پوائنٹس قائم کر کے گاڑیوں کی تلاشی لی۔ اطلاعات کے مطابق مسلح افراد کی ناکہ بندی کئی گھنٹوں تک جاری رہی، جبکہ اس دوران پیش قدمی کرنے والے پاکستانی فورسز کو گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا گیا۔ ذرائع کے مطابق مسلح افراد نے ناکہ بندی کے دوران متعدد تجارتی گاڑیوں کو بھی نذر آتش کر کے تباہ کر دیا، جبکہ ناکہ بندی کا سلسلہ آخری اطلاعات تک جاری رہا۔ دوسری جانب مقامی انتظامیہ نے شہریوں کو قومی شاہراہ پر سفر کرنے سے روک دیا ہے۔ خضدار اور گرد و نواح، بالخصوص کرخ اور باغبانہ کے قریب بڑی تعداد میں مسلح افراد کی موجودگی کی اطلاعات اس سے قبل بھی موصول ہوتی رہی ہیں۔ گزشتہ دنوں مسلح افراد نے کرخ میں ناکہ بندی کے دوران پاکستانی فورسز کے ایک حاضر سروس اہلکار کو حراست میں لے لیا تھا۔ بلوچستان میں تجارتی راستوں پر ناکہ بندی اور تجارتی گاڑیوں پر حملوں کی ذمہ داری بلوچ آزادی پسند مسلح تنظیمیں قبول کرتی رہی ہیں، جنہوں نے رواں سال کے آغاز میں بلوچستان بھر میں تجارتی پابندیوں کا اعلان کیا تھا۔ خضدار میں اس سے قبل پیش آنے والے واقعات کی ذمہ داری بلوچ مسلح تنظیمیں قبول کرتی رہی ہے، تاہم آج ہونے والے حملوں کی ذمہ داری تاحال کسی تنظیم نے قبول نہیں کی ہے۔

چین کی مصنوعی ذہانت کی ترقی کو بڑا دھچکا

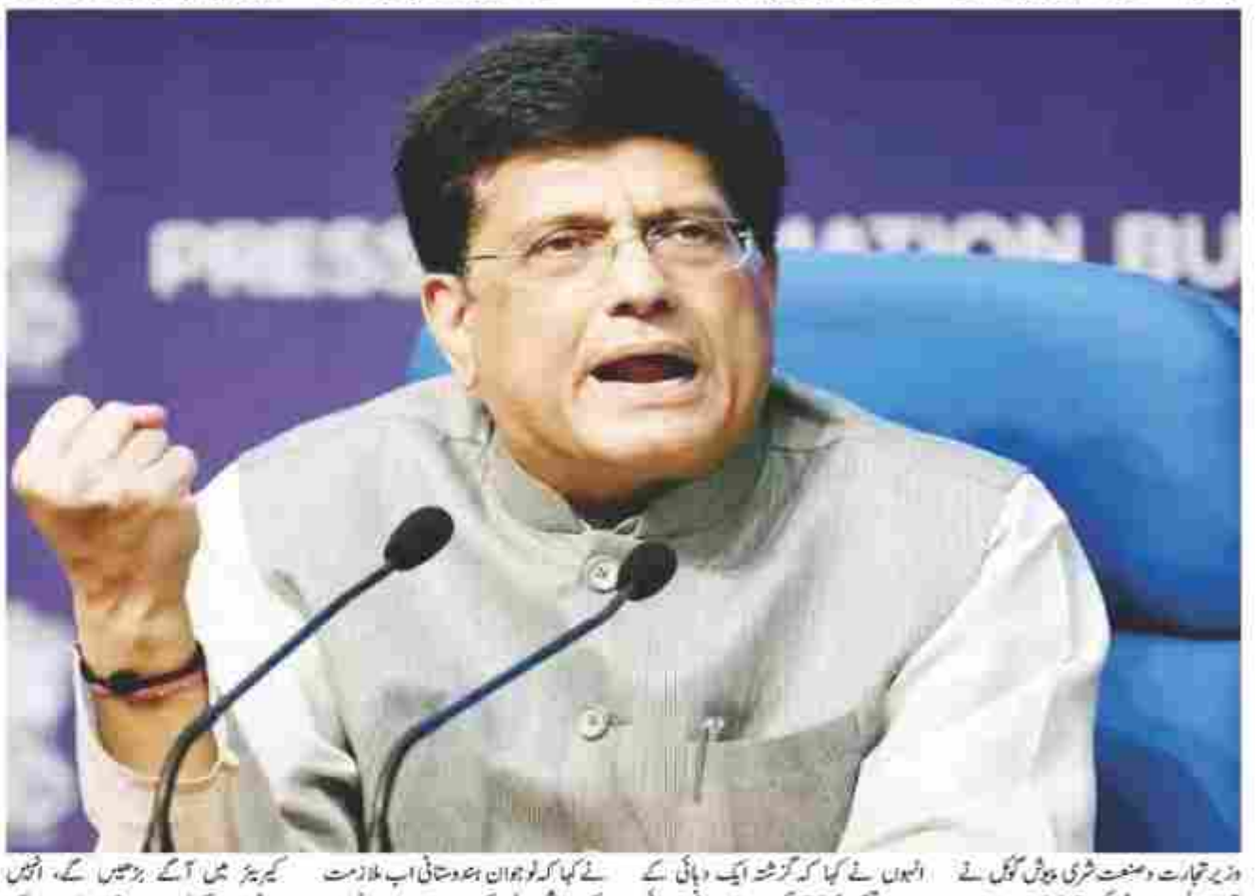
دنیا کی دو بڑی چپ ساز کمپنیوں نے سپلائی روک دی

بیجنگ۔ 20 نومبر۔ ایم این این۔ چین کی مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کے شعبے میں عالمی برتری حاصل کرنے کی کوششوں کو بڑا دھچکا پہنچا ہے۔ دنیا کی دو بڑی سیمی کنڈکٹر بنانے والی کمپنیوں، تائیوان کی ٹی ایس ایم سی (TSMC) اور جنوبی کوریا کی سام سنگ نے امریکی حکومت کی نئی برآمدی پابندیوں کے بعد بعض چینی کمپنیوں کو جدید چپس کی فراہمی معطل کر دی ہے۔ یہ اقدام امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کی ملاقات کے موقع پر سامنے آیا ہے، جس سے دونوں عالمی طاقتوں کے درمیان ٹیکنالوجی کی جنگ مزید شدت اختیار کر گئی ہے۔ امریکی محکمہ تجارت کے نئے ضوابط کے تحت چین کے لیے جدید چپس تیار کرنے والی کمپنیوں کو اب امریکی حکومت سے خصوصی اجازت نامہ حاصل کرنا ہوگا۔ اس فیصلے کا مقصد ان راستوں کو بند کرنا ہے جن کے ذریعے چینی کمپنیاں امریکی پابندیوں کے باوجود جدید سیمی کنڈکٹرز اور مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی تک رسائی حاصل کر رہی تھیں۔ نئی پابندیوں کے تحت ٹی ایس ایم سی نے چینی کمپنیوں کے لیے 16 نینو میٹر یا اس سے زیادہ جدید ٹیکنالوجی پر مبنی چپس کی تیاری کے بعض آرڈرز روک دیے ہیں۔ متاثرہ چینی کمپنیوں کو ممکنہ طور پر اب 28 اور 40 نینو میٹر ٹیکنالوجی تک محدود رہنا پڑ سکتا ہے، جب تک کہ انہیں امریکی اجازت نہ مل جائے۔ اس فیصلے سے چین کی بڑی ٹیکنالوجی کمپنیوں بائیدو، بائٹ ڈانس اور دیگر مصنوعی ذہانت کے منصوبوں کو مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ ٹی ایس ایم سی چینی اسمارٹ فون کمپنیوں شیاؤمی، اوپو اور ویوو کے لیے بھی چپس تیار کرتی ہے، جس کے باعث نئی پابندیوں سے موبائل فون کی پیداوار متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ امریکی حکام کے مطابق اس سے پہلے بعض چینی کمپنیاں تیسرے ممالک میں قائم ڈیٹا سینٹرز اور دوسری کمپنیوں کے ذریعے جدید امریکی چپس اور کمپیوٹنگ صلاحیت حاصل کر رہی تھیں۔ نئی پابندیوں کے ذریعے ان راستوں کو بھی محدود کیا جا رہا ہے۔ سنگاپور، ملائیشیا، تھائی لینڈ، انڈونیشیا اور برازیل جیسے ممالک کے لیے بھی جدید چپس کی برآمد پر اضافی نگرانی اور اجازت ناموں کی شرائط عائد کی گئی ہیں۔ چینی ٹیکنالوجی کنسلٹنگ کمپنی تھِن مینٹ کے صدر مارٹن لاؤ نے خبردار کیا ہے کہ نئی پابندیاں چین کے پورے ٹیکنالوجی شعبے کی ترقی کو پیچھے دھکیل سکتی ہیں۔ اس صورتحال کے مالی اثرات بھی سامنے آنے لگے ہیں۔

بھارت کی تبدیلی، اسٹارٹ اپس کا بڑھتا ہوا ایکوسسٹم اور نوجوانوں کے لیے مواقع

ایک ترقی یافتہ قوم بننے کی جانب ملک کے سفر کی عکاسی کرتے ہیں: پیوش گوئل

نئی دہلی۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ مرکزی بھارت کی معاشی تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے 130 سے زائد یونیکارنز شامل ہیں۔ انہوں نوجوانوں پر ہے۔ جیسے جیسے گریجویٹس اپنے



وزیر تجارت و صنعت شری پیوش گوئل نے آج دہلی یونیورسٹی کی 103ویں سالانہ کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے گریجویٹس پر زور دیا کہ وہ اپنے خوابوں کا تعاقب کریں، مواقع سے فائدہ اٹھائیں اور 2047 تک بھارت کو ایک ترقی یافتہ قوم بنانے کے سفر میں اپنا کردار ادا کریں۔

انہوں نے کہا کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران تقریباً 50 کروڑ ہندوستانی انتہائی غربت سے باہر نکل آئے ہیں۔ ایک دہائی قبل چند سو اسٹارٹ اپس سے شروع ہو کر، بھارت آج دنیا کا تیسرا سب سے بڑا اسٹارٹ اپ ایکوسسٹم بن چکا ہے، جس میں ڈھائی لاکھ (5.2 لاکھ) اسٹارٹ اپس اور

نے کہا کہ نوجوان ہندوستانی اب ملازمت کے متلاشی بننے کے بجائے ملازمت فراہم کرنے والے بن رہے ہیں، جو ان کی تجزیہ کرنے، ناکامی کو قبول کرنے اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔ شری گوئل نے کہا کہ "راست بھارت 2047" کی جانب سفر کا دارومدار ملک کے

انہوں نے گریجویٹس سے کہا کہ وہ ان طبقات کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھیں، اور کہا کہ کسی ایک فرد کی زندگی پر بھی مثبت اثر ڈالنے سے ملنے والا اطمینان بے پناہ ہوتا ہے۔ فارغ التحصیل طلباء اور ان کے والدین کو مبارکباد دیتے ہوئے، شری گوئل نے کہا کہ ہر سال تقریباً ڈھائی کروڑ (5.2 کروڑ) نوجوان ہندوستانی کالج کی عمر کو پہنچتے ہیں، لیکن ان میں سے بہت کم لوگوں کو دہلی یونیورسٹی جیسے ممتاز اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ طلباء نے بورڈ امتحانات، سی یو ای ٹی، فرضی امتحانات اور مسلسل تیاریوں کے ذریعے اپنی جگہ بنائی ہے، اور اس کے بعد بی جی پی اے، موسمیاتی آؤٹ لک، انٹرنشپس اور پالیسی میکس جیسے چیلنجز کا کامیابی سے سامنا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کی جانب سے فراہم کردہ مضبوط بنیاد انہیں کامیاب کیریئر بنانے میں مدد دے گی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ فارغ التحصیل طلباء کی یہ کامیابی اتنی ہی ان کے والدین کی بھی ہے، جنہوں نے اپنے بچوں کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لیے اپنے ذاتی خوابوں کی قربانی دی۔ انہوں نے انہیں ان لوگوں کو یاد رکھنے کی بھی تلقین کی جنہوں نے یونیورسٹی کے دور میں ان کا ساتھ دیا تھا، ان میں کینٹین کا وہ عملہ شامل تھا جو ان کے کھاتے (حساب کتاب) سنبھالتا تھا، وہ سیکیورٹی گارڈز جو انہیں شناختی کارڈ کے بغیر ہی پہچان لیتے تھے، وہ لائبریرین جنہوں نے امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے میں ان کی مدد کی، اور سدا ناجیوہ چائے والے جن کی چائے ان کے یونیورسٹی کے تجربے کا ایک حصہ رہی تھی۔

کیریئر میں آگے بڑھیں گے، انہیں معاشرے کے پسماندہ اور محروم طبقات کے لیے ایک بہتر مستقبل تعمیر کرنے کے بے شمار مواقع ملیں گے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان کا اپنا مستقبل ان لوگوں کے مستقبل سے جڑا ہوا ہے جو پیچھے رہ گئے ہیں اور جنہیں یکساں مواقع نہیں مل سکے۔

ہندوستان نے قومی دن کے موقع پر عمان کے ساتھ اسٹریٹجک تعلقات کا اعادہ کیا

نئی دہلی۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ ہندوستان نے جمعرات کو سلطنت عمان کو اس کے قومی دن کے موقع پر گرمجوشی سے مبارکباد پیش کی، وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے ہندوستان کے عزم کی توثیق کی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں بھارتی سفارتخانہ نے کہا "ہندوستان کا سفارت خانہ، مسقط عمان کے قومی دن کے موقع پر عمان کی عظمت اور سلطنت عمان کے لوگوں کو اپنی پرتپاک مبارکباد پیش کرتا ہے۔ دعا ہے کہ یہ خاص موقع عمان کے لوگوں کے لیے مسلسل خوشحالی، ترقی اور خوشی لائے۔ دعا ہے کہ ہندوستان اور عمان کے درمیان دوستی کے دیرینہ بندھن اور عوام کے درمیان تعلقات آنے والے سالوں میں مزید مضبوط ہوں۔ سفارت خانے نے مزید امید ظاہر کی کہ یہ موقع عمان میں مسلسل خوشحالی اور ترقی لائے گا اور دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ دوستی مزید مضبوط ہوگی۔" یہ خاص موقع عمان کے لوگوں کے لیے مسلسل خوشحالی، ترقی اور خوشی لے کر آئے۔

مالی سال 2028 تک ہندوستان کی ہوٹل انڈسٹری مسلسل ترقی کے لیے تیار

نئی دہلی۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ جیفریز کی ایک رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کی ہوٹل انڈسٹری سے مالی سال 2028 میں آمدنی میں صحت مند نمو کو برقرار رکھنے کی توقع ہے، جس کی حمایت 2027 میں مضبوط شادی کیلنڈر، غیر ملکی سیاحوں کی آمد اور کاروباری سفر میں بحالی سے ہوئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہوٹل کی کارکردگی کا ایک اہم پیمانہ فی دستیاب کمرہ آمدنی اکتوبر میں سال بہ سال 26 فیصد بڑھی، اس کے مقابلے ستمبر کی سہ ماہی میں 18 فیصد اور جون کی سہ ماہی میں 15 فیصد اضافہ ہوا۔ اکتوبر کی کارکردگی اوسط یومیہ کمرے کے نرخوں میں تقریباً 13 فیصد اضافے اور قبضے میں 12 فیصد اضافے سے کارفرما تھی۔ جیفریز نے کہا کہ اس بہتری کو تہوار کے موسم کے موافق بنیاد، مضبوط گھریلو سفر اور ملاقاتوں، ترغیبات، کانفرنسوں اور نمائشوں کی سرگرمیوں سے مدد ملی۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ اکتوبر کی نمو کو جزوی طور پر ایک سازگار بنیاد نے سہارا دیا تھا، کیونکہ دیوالی پچھلے سال اسی مہینے میں گر گئی تھی، جب تہوار کی تعطیلات عام طور پر کاروباری سفر اور ہوٹلوں کی تعداد میں کمی کا باعث بنتی تھیں۔ ممبئی، بنگلور اور حیدرآباد میں مصروف واقعات کیلنڈر نے بھی مانگ اور کمرے کی قیمتوں کی حمایت کی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ RevPAR کی نمو صحت مند رہنا چاہیے، اگرچہ حالیہ بلندیوں سے اعتدال پسند ہو۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ 2027 میں شادی کا مضبوط کیلنڈر مالی سال 28 میں صحت مند رجحانات کو برقرار رکھنے میں مدد کر سکتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آنے والے مہینوں میں نمو اعتدال میں آسکتی ہے کیونکہ سازگار بنیادی اثر بہتر ہوتا ہے اور مغربی ایشیا میں کشیدگی میں کسی قسم کی نرمی بیرون ملک سفر کو ری ڈائریکٹ کر سکتی ہے۔ تاہم، غیر ملکی سیاحوں کی آمد اور کاروباری سفر میں بحالی گھریلو ہوٹل کی طلب میں مزید فرق ڈالے گی۔

اسرائیل اور بھارت کا بڑے پیمانے کے تحقیقی وترقیاتی منصوبوں کے ذریعے تکنیکی تعلقات کو فروغ دینے کا عزم

نئی دہلی۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ دوطرفہ تکنیکی تعلقات میں موجود وسیع اور غیر استعمال شدہ امکانات کی نشاندہی کرتے ہوئے، اسرائیل انوویشن اتھارٹی کے چیئرمین اور اسرائیل کی وزارت انوویشن، سائنس و ٹیکنالوجی میں چیف سائنٹسٹ برائے انوویشن، ڈاکٹر الون اسٹوپل نے کہا کہ اسرائیل اور بھارت اپنی دیرینہ تحقیقی و ترقیاتی شراکت داری کو مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز اور کوانٹم کمپیوٹنگ جیسے شعبوں میں اسٹریٹجک نوعیت کے بڑے منصوبوں کی سطح تک لے جا سکتے ہیں۔ اتھارٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے اپنے دوسرے دورۂ بھارت کے دوران میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے، ڈاکٹر اسٹوپل، جو مارچ 2016 سے جنوری 2024 تک ایل بٹ سسٹمز میں ٹاپ صدر اور کارپوریٹ چیف سائنٹسٹ بھی رہ چکے ہیں نے کہا کہ دونوں ممالک نے انڈیا-اسرائیل انڈسٹریل آر اینڈ ڈی ایڈ ٹیکنالوجیکل انوویشن فنڈ کے ذریعے ایک مضبوط بنیاد رکھی ہے۔ انہوں نے کہا، "ہمیں امید ہے کہ ہمارے پاس اس موجودہ بنیاد کو مزید وسعت دینے کی صلاحیت موجود ہے، تاکہ ہم اسے دیگر موضوعات اور سرحدوں تک لے جا سکیں۔ یہ صرف ایک دوطرفہ فنڈ تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ ہم مل کر ایک مشترکہ ٹیکنالوجی کنسورشیم بھی قائم کر سکتے ہیں۔ یہ کنسورشیم نئے قسم کے ایکوسسٹمز تشکیل دے سکتا ہے، ٹیکنالوجی کی جانچ اور اسے مارکیٹ میں متعارف کرانے کے لیے ایک آر اینڈ ڈی لیب کو فروغ دے سکتا ہے، اور شاید ہم مل کر کوئی ایسا اسٹریٹجک تکنیکی منصوبہ بھی شروع کر سکتے ہیں جو دونوں ممالک کی خود مختاری اور خود مختار حیثیت کو مزید مستحکم کرنے میں معاون ثابت ہو۔" اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ دوطرفہ تعاون کس طرح دفاعی شعبے سے نکل کر وسیع تر تکنیکی ایکوسسٹم تک پھیلا ہوا ہے، ڈاکٹر اسٹوپل نے دونوں ممالک کی ایک دوسرے کی معاون اور تکمیلی خوبیوں پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، سب سے پہلے تو یہ کہ بھارت کے پاس علم و دانش کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ یہ محض ایک منڈی یا سیمی کنڈکٹر فیبنگ کا مرکز نہیں ہے، بلکہ یہاں علم و تحقیق کا بھی وسیع خزانہ ہے۔ دوسری طرف، اسرائیل کے تناظر میں ہم جانتے ہیں کہ ہمارا ملک بہت چھوٹا ہے۔ لہٰذا، اسرائیل میں موجود تمام ٹیکنالوجیز کے لیے، دیرپا سے اسرائیل زیادہ سے زیادہ ایک ٹیسٹ سائٹ کے طور پر ہی کام آسکتی ہے۔ لیکن اصل مارکیٹ تو پوری دنیا ہے۔ اس لیے، میرا ماننا ہے کہ ہم ایک ایسی صورتحال پیدا کر سکتے ہیں جس میں دونوں فریقین کو فائدہ ہو۔ ہم ٹیکنالوجی کے مرحلے پر ایک دوسرے کی خوبیوں اور فوائد سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ پھر، ہم ایک طرف اسرائیلی علم اور دوسری طرف بھارت میں موجود اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکتے ہیں! اس کے ساتھ ساتھ یہاں کی مارکیٹ نہ صرف بھارت تک محدود ہے، بلکہ یہ 'بعید مشرق' کے لیے ایک دروازے کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔

بھارت کا بڑا دفاعی فیصلہ، جاپان کو اپنی سرزمین پر جدید بحری میزائلوں کے تجربات کی اجازت

نئی دہلی۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ بھارت اور جاپان نے دفاعی تعاون میں ایک اہم پیش رفت کرتے ہوئے جاپانی مسلح افواج کو بھارتی سرزمین پر جدید میزائلوں کی براہ راست فائرنگ کی مشقیں کرنے کی اجازت دینے پر اتفاق کیا ہے۔ اس فیصلے کے تحت جاپان پہلی مرتبہ بھارت کی فوجی فائرنگ رینجز استعمال کر سکے گا، جہاں زمین سے بحری جہازوں کو نشانہ بنانے والے میزائلوں کی آزمائش بھی کی جائے گی۔ یہ تاریخی اتفاق رائے ٹوکیو میں بھارت اور جاپان کے وزرائے خارجہ اور دفاع کے درمیان ہونے والے چوتھے ٹو پلس ٹو مذاکرات کے دوران سامنے آیا۔ بھارتی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اپنے جاپانی ہم منصبوں شگیرو کویزومی اور توشی متسو موتیگی کے ساتھ دفاعی اور اسٹریٹجک تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں ممالک نے ایک لیٹر آف انٹینٹ پر دستخط کیے ہیں، جس کے تحت جاپان کی سیلف ڈیفنس فورسز کو بھارتی فائرنگ رینجز استعمال کرنے کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ جاپانی فوج کی یہ مشقیں 2027 میں شروع ہونے کی توقع ہے۔ جاپان اپنے جدید ٹائپ 25 اینٹی شپ میزائلوں کی آزمائش کے لیے بھارت کی وسیع فوجی تنصیبات سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ ان میزائلوں کی مار تقریباً ایک ہزار کلومیٹر بتائی جاتی ہے۔ جاپان کو اپنی محدود جغرافیائی حدود اور گنجان آباد علاقوں کے باعث طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں کی مکمل صلاحیت آزمانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ بھارت کی وسیع فائرنگ رینجز اس مسئلے کا مؤثر حل فراہم کر سکتی ہیں۔ بھارت کے اڈیشہ میں واقع چاندی پور انٹیگریٹڈ ٹیسٹ رینج کو ممکنہ مقامات میں شمار کیا جا رہا ہے۔ جاپانی وزیر دفاع شگیرو کویزومی نے اس معاہدے کو دونوں ممالک کے دفاعی تعلقات میں ایک اہم اسٹریٹجک پیش رفت قرار دیا۔ یہ معاہدہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب اگر ہند اور بحرالکاہل کے خطے میں چین کی بڑھتی ہوئی فوجی سرگرمیوں اور علاقائی کشیدگی کے باعث بھارت اور جاپان دفاعی تعاون کو مسلسل وسعت دے رہے ہیں۔ دونوں ممالک امریکہ اور آسٹریلیا کے ساتھ کواڈ اتحاد کا بھی حصہ ہیں، جس کا مقصد خطے میں بحری سلامتی، آزادانہ جہاز رانی اور علاقائی استحکام کو فروغ دینا ہے۔ بھارت اور جاپان نے مشترکہ بحری مشقوں، جدید دفاعی ٹیکنالوجی، انٹیلی جنس معلومات کے تبادلے اور سمندری نگرانی کے نظام کو مزید مضبوط بنانے پر بھی اتفاق کیا ہے۔ دونوں ممالک کے وزرا نے عالمی سپلائی چین کو متاثر کرنے والی یک طرفہ تجارتی پابندیوں اور معاشی دباؤ ڈالنے کی پالیسیوں پر بھی تشویش ظاہر کی۔ مذاکرات میں جدید جنگی بحری جہازوں کی مشترکہ تیاری اور جاپانی دفاعی ٹیکنالوجی بھارت منتقل کرنے پر خصوصی توجہ دی گئی۔ دونوں ممالک جاپان کے جدید یونیکورن بحری لائحہ نظام پر تعاون بڑھا رہے ہیں۔ یہ نظام جنگی بحری جہازوں کی نگرانی اور مواصلاتی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے ساتھ ان کی ریڈار پر شناخت کو محدود کرنے میں مدد دیتا ہے۔ بھارت اور جاپان نے فروری 2027 تک اس منصوبے سے متعلق اہم منظوریوں میں پیش رفت کی امید ظاہر کی ہے۔ اس کے علاوہ دونوں ممالک بحری جہاز سازی، زیر آب ٹیکنالوجی، بارودی سرنگوں کے خطرات سے نمٹنے، مصنوعی ذہانت اور جدید میزائل ٹیکنالوجی میں مشترکہ تحقیق و ترقی کو بھی آگے بڑھائیں گے۔ بھارتی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے اس تعاون کو 'جاپان کے ساتھ ڈیزائن، بھارت میں تیاری' کے تصور کے تحت دفاعی صنعتوں کو مضبوط بنانے کا موقع قرار دیا۔ جاپان کی جانب سے بھارتی فوجی تنصیبات پر انحصار کا یہ فیصلہ دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے اسٹریٹجک اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ بھارت نہ صرف جدید دفاعی ٹیکنالوجی اور فوجی سازوسامان کی تیاری میں اپنی صلاحیتیں بڑھا رہا ہے بلکہ خطے کے اہم ممالک کے ساتھ مشترکہ دفاعی منصوبوں میں بھی زیادہ فعال کردار ادا کر رہا ہے۔ دفاعی ماہرین کے مطابق اس معاہدے سے جاپان کو اپنے جدید میزائلوں کی آزمائش کے لیے ضروری سہولتیں حاصل ہوں گی، جبکہ بھارت کو مشترکہ فوجی تربیت، جدید ٹیکنالوجی اور دفاعی صنعتی تعاون کے نئے مواقع ملیں گے۔ بھارت اور جاپان کے درمیان یہ پیش رفت ہند اور بحرالکاہل میں سلامتی کے بدلتے ہوئے ماحول کے دوران دونوں ممالک کی بڑھتی ہوئی دفاعی شراکت داری کی ایک اہم مثال ہے۔

بھارت کی سب سے خوشحال ریاست مہاراشٹر کا بڑا ہدف

2030 تک 52 فیصد بجلی صاف توانائی سے حاصل کرنے کا منصوبہ

ممبئی۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ بھارت کی سب سے بڑی ریاستی معیشت مہاراشٹر نے 2030 تک اپنی مجموعی بجلی کی ضروریات کا 52 فیصد قابل تجدید توانائی سے پورا کرنے کا اہم ہدف مقرر کیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت ریاست شمسی اور ہوائی توانائی کی پیداوار میں بڑے پیمانے پر اضافہ کرے گی، جبکہ توانائی سے چلنے والی صنعتوں، ڈیٹا سینٹرز اور الیکٹرک گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی بجلی کی طلب بھی پوری کی جائے گی۔ مہاراشٹر اسٹیٹ الیکٹریسٹی ڈسٹری بیوشن کمپنی کے چیئرمین لوکیش چندرا کے مطابق ریاست میں قابل تجدید توانائی کا موجودہ حصہ تقریباً 15 فیصد ہے، جسے اگلے چار برسوں میں بڑھا کر 52 فیصد کرنے کا منصوبہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 2030 تک مہاراشٹر میں بجلی کی زیادہ سے زیادہ طلب تقریباً 40 فیصد بڑھ کر 45 گیگاواٹ تک پہنچ سکتی ہے، جبکہ مجموعی سالانہ طلب میں 7 سے 8 فیصد اضافے کا امکان ہے۔ مہاراشٹر بھارت کی سب سے زیادہ بجلی استعمال کرنے والی ریاست ہے۔ یہاں آٹو موبائل، اسٹیل، ادویات، اخراجِ مشین ٹیکنالوجی اور دیگر صنعتی شعبوں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ مارچ 2026 کو ختم ہونے والے مالی سال میں ریاست کی معیشت کا حجم 54 لاکھ کروڑ روپے، یعنی تقریباً 578 ارب ڈالر سے تجاوز کر گیا تھا۔ مہاراشٹر میں مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے بڑھتے استعمال کے باعث ڈیٹا سینٹرز کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ لوکیش چندرا کے مطابق 2030 تک صرف ڈیٹا سینٹرز سے کم از کم 7 گیگاواٹ بجلی کی طلب پیدا ہونے کی توقع ہے۔ یہ شعبہ ریاست میں بجلی کی اضافی طلب کے نصف سے زیادہ حصے کا ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گرین ہائیڈروجن کی صنعت فی الحال نوزائیدہ قطار سے ترقی کر رہی ہے، تاہم جیسے جیسے اس ٹیکنالوجی کی لاگت کم ہوگی، اس کی طلب میں بھی اضافہ متوقع ہے۔ الیکٹرک گاڑیوں کے بڑھتے استعمال اور بھاری صنعتوں میں کاربن اخراج کم کرنے کی کوششوں سے بھی صاف بجلی کی ضرورت میں اضافہ ہوگا۔ بھارت نے 2030 تک اپنی مجموعی نصب شدہ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت کا 50 فیصد غیر فوسل ذرائع سے حاصل کرنے کا ہدف مقرر کیا تھا، لیکن ملک گزشتہ سال ہی 56 فیصد کی سطح تک پہنچ گیا۔ اس کامیابی کے بعد ہی دہلی نے 2035 تک صاف توانائی کا حصہ مجموعی نصب شدہ پیداواری صلاحیت میں 60 فیصد تک بڑھانے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ مہاراشٹر نے مختصر تک کے چھ ماہ کے دوران بھارت کی مجموعی قابل تجدید بجلی کی پیداوار میں تقریباً 6 فیصد حصہ ڈالا تھا۔ ریاست کا 2030 کا منصوبہ ایک بڑے طویل مدتی ہدف کا حصہ ہے، جس کے تحت اگلی دہائی کے وسط تک مہاراشٹر اپنی 65 فیصد بجلی قابل تجدید ذرائع سے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ شمسی اور ہوائی توانائی کی پیداوار بڑھانے کے ساتھ مہاراشٹر بجلی ذخیرہ کرنے کے جدید نظام بھی تیار کرے گا، تاکہ سورج کی روشنی یا ہوا کی رفتار میں کمی کے باوجود بجلی کی مسلسل فراہمی یقینی بنائی جا سکے۔ اس مقصد کے لیے بڑے بیٹری اسٹوریج منصوبوں اور بجلی کی ترسیل کے نظام کو مضبوط بنانے پر توجہ دی جا رہی ہے۔ تاہم ریاست فی الحال کوئلے سے بجلی پیدا کرنے کا نظام مکمل طور پر ختم نہیں کرے گی۔ لوکیش چندرا کے مطابق پرانے کوئلہ بجلی گھروں کی جگہ نئے پلانٹس قائم کیے جائیں گے، تاکہ بنیادی بجلی کی فراہمی برقرار رکھی جا سکے۔ اس کے باوجود انہوں نے واضح کیا کہ مستقبل کی توانائی کا بنیادی راستہ صاف اور قابل تجدید ذرائع ہی ہیں۔ مہاراشٹر کا یہ منصوبہ بھارت کی تیزی سے بڑھتی معیشت کو صاف توانائی کی طرف منتقل کرنے کی کوششوں میں ایک اہم پیش رفت سمجھا جا رہا ہے۔ صنعتی ترقی، مصنوعی ذہانت، الیکٹرک انفراسٹرکچر اور الیکٹرک گاڑیوں کی بڑھتی ضروریات کے درمیان ریاست کا 52 فیصد قابل تجدید بجلی کا ہدف بھارت کی توانائی خود کفالت، نجی سرمایہ کاری اور طویل مدتی ماحولیاتی حکمت عملی کو مزید مضبوط کر سکتا ہے۔

بھارت کے پے ٹی ایم کا سنگاپور میں بڑا قدم، 21 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کا منصوبہ

سنگاپور۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ بھارت کی معروف مالیاتی ٹیکنالوجی کمپنی پے ٹی ایم (Paytm) نے بین الاقوامی کاروبار کو وسعت دینے کے لیے سنگاپور کی ڈیجیٹل فنانسنگ کمپنی نٹنگ سوسائٹیز کے ساتھ اہم شراکت داری کا اعلان کیا ہے۔ اس معاہدے کے تحت بھارتی کمپنی سنگاپور میں تقریباً 200 کروڑ روپے، یعنی 4.21 ملین امریکی ڈالر تک سرمایہ کاری کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ پے ٹی ایم کی بنیادی کمپنی ون 97 کمیونیکیشنز کے مطابق اس کی سنگاپور میں قائم ذیلی کمپنی ابتدائی طور پر تقریباً 162 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کر کے فنٹنگ سوسائٹیز کی اداائیگیوں سے متعلق کمپنی کارڈ اپ (CardUp) میں 1.19 فیصد حصص حاصل کرے گی۔ باقی 38 کروڑ روپے فنٹنگ سوسائٹیز سے وابستہ کسی دوسری کمپنی میں سرمایہ کاری کے لیے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ مجوزہ سرمایہ کاری ضروری قانونی، کاروباری اور ریگولیٹری منظوریوں سے مشروط ہے۔ اس شراکت داری کے تحت پے ٹی ایم سنگاپور کی کارڈ اپ کمپنی کو ڈیجیٹل اداائیگیوں اور قرضوں سے متعلق اپنی جدید ٹیکنالوجی فراہم کرے گی۔ اس کا مقصد سنگاپور میں ڈیجیٹل مالیاتی خدمات کو وسعت دینا اور کاروباری اداروں کے لیے اداائیگیوں اور فنانسنگ کے نظام کو مزید موثر بنانا ہے۔ پے ٹی ایم اس شراکت داری سے ٹیکنالوجی لائسنسنگ فیس، آمدنی میں حصے داری اور دیگر تجارتی معاہدوں کے ذریعے آمدنی حاصل کرے گی۔ دونوں کمپنیوں کے درمیان ٹیکنالوجی تعاون کا ابتدائی معاہدہ پانچ سال کے لیے ہوگا، جسے باہمی رضامندی سے مزید بڑھایا جا سکے گا۔ پے ٹی ایم نے بین الاقوامی کاروبار بڑھانے کے لیے ایک ایسا ماڈل اختیار کیا ہے جس کے تحت مقامی شراکت دار فروخت، تقسیم اور روزمرہ کاروباری سرگرمیوں کی ذمہ داری سنبھالیں گے، جبکہ بھارتی کمپنی اپنی ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل پلیٹ فارم اور اداائیگیوں کے آلات فراہم کرے گی۔ اس حکمت عملی سے کمپنی کو نسبتاً محدود سرمایہ استعمال کرتے ہوئے نئی عالمی منڈیوں میں داخل ہونے کا موقع ملے گا۔ سنگاپور کی کارڈ اپ کمپنی کی آمدنی بھی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ سال 2023 میں اس کا کاروبار تقریباً 104 کروڑ روپے تھا، جو 2025 میں بڑھ کر 299 کروڑ روپے سے تجاوز کر گیا۔ پے ٹی ایم کو توقع ہے کہ کارڈ اپ میں حصص خریدنے کا مجوزہ معاہدہ مئی 2027 تک مکمل ہو جائے گا۔ پے ٹی ایم کی سنگاپور میں توسیع بھارت کی ڈیجیٹل مالیاتی ٹیکنالوجی کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ بھارت میں ڈیجیٹل اداائیگیوں کے وسیع استعمال اور مالیاتی ٹیکنالوجی میں حاصل ہونے والے تجربے نے بھارتی کمپنیوں کے لیے بیرونی منڈیوں میں کاروباری مواقع پیدا کیے ہیں۔ اس شراکت داری سے پے ٹی ایم کو جنوب مشرقی ایشیا کی مالیاتی منڈیوں میں اپنی موجودگی مضبوط بنانے اور بھارتی ٹیکنالوجی کو نئے صارفین تک پہنچانے میں مدد مل سکتی ہے۔ یہ پیش رفت بھارت کے ایک اہم ڈیجیٹل مالیاتی خدمات فراہم کرنے والے ملک کے طور پر ابھرتے ہوئے کردار کی بھی عکاسی کرتی ہے۔

آرمی چیف جنرل دھیرج سیٹھ کا دورہ جمہوریہ چیک دفاعی صنعت میں تعلقات کو فروغ دینے کی کوششیں

پراگ۔ 20/نومبر۔ ایم این این۔ چیف آف آرمی اسٹاف جنرل دھیرج سیٹھ نے جمہوریہ چیک کے اپنے جاری سرکاری دورے کے دوران، وہاں کے دفاعی پیداواری شعبے کے اہم نمائندوں سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کا مقصد نئی دہلی اور پراگ کے درمیان دفاعی صنعتی شراکت داری کو بڑھانے اور دونوں ممالک کی صنعتوں کے مابین تعاون کو مزید گہرا کرنے کے امکانات کا جائزہ لینا تھا۔ اس بات چیت میں 'انٹر گورنمنٹل کوآپریشن ایجنسی' کے ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل، 'جمہوریہ چیک کی ڈیفنس اینڈ سیکیورٹی انڈسٹری ایسوسی ایشن' کے نائب صدر، اور جمہوریہ چیک کی دفاعی صنعت سے وابستہ کئی اعلیٰ عہدیداران شریک تھے۔ انڈین آرمی کے 'ایڈیشنل ڈائریکٹوریٹ جنرل آف پبلک انفارمیشن' کی جانب سے 'ایکس' پر جاری کردہ ایک اپ ڈیٹ کے مطابق، یہ ملاقات دفاعی پیداواری صلاحیتوں پر تبادلہ خیال کرنے، مشترکہ منصوبوں کا جائزہ لینے اور دونوں ممالک کے دفاعی شعبوں کے درمیان ہم آہنگی کو مضبوط بنانے کا ایک ذریعہ ثابت ہوئی۔ بات چیت کے دوران بھارت اور جمہوریہ چیک کے اس مشترکہ عزم پر زور دیا گیا کہ دفاعی صنعتی تعاون کو وسیع کیا جائے اور دونوں ممالک کے درمیان مجموعی دوطرفہ دفاعی تعلقات کو مزید گہرا کیا جائے۔ جنرل سیٹھ کا یہ جاری سرکاری دورہ عسکری تعلقات کو آگے بڑھانے اور مشترکہ استعداد کے نئے شعبوں کی نشاندہی کرنے پر مرکوز ہے۔ اس سے قبل جمعرات کو، آرمی چیف نے جمہوریہ چیک کی نائب وزیر خارجہ میری چنارووا سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں مشترکہ مفاد کے شعبوں میں دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا گیا، جس میں جمہوریہ چیک میں تعینات بھارتی سفیر رویش کمار بھی موجود تھے۔

بوتسوانا سے لائی گئی مادہ چیتا نے جنگل میں چار بچوں کو جنم دیا

بوتسوانا سے لائی گئی ڈھائی سالہ مادہ چیتا 'کوگ 3' نے آج جنگل میں چار صحت مند بچوں کو جنم دیا۔ یہ پروجیکٹ چیتا اور ہندوستان میں چیتوں کی ایک مستقل اور خود کفیل آبادی بحال کرنے کی کوششوں کے لیے ایک اہم سنگ میل ہے۔ مرکزی وزیر برائے ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی جناب بھوپیندر یادو نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ 'کوگ 3' یعنی 'نامبی' نامی مادہ چیتا جسے بوتسوانا سے لائی گئی تھی، نے بچوں کو جنم دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بچوں کی پیدائش سے قبل اس نے چار ماہ سے زیادہ عرصہ جنگل میں گزارا اور قدرتی ماحول میں بچوں کو جنم دیا۔ سال 2022 میں چیتوں کو دوبارہ ہندوستان میں آباد کرنے کا پروگرام شروع ہونے کے بعد جنگل میں بچوں کی پیدائش کا یہ دوسرا ریکارڈ شدہ واقعہ ہے۔ جناب بھوپیندر یادو نے مزید بتایا کہ چار بچوں کی پیدائش کے ساتھ ہی ہندوستان میں چیتوں کی مجموعی تعداد بڑھ کر 62 ہو گئی ہے، جن میں 43 ہندوستان میں پیدا ہونے والے چیتے شامل ہیں۔ انہوں نے اس پیش رفت کو پروجیکٹ چیتا کے لیے ایک تاریخی کامیابی اور ہندوستان میں چیتوں کی ایک مستقل اور خود کفیل آبادی بحال کرنے کی کوششوں میں ایک قابل فخر سنگ میل قرار دیا۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ اس طرح کی ہر پیدائش تحفظ جنگلی حیاتیات کے تئیں ہماری امیدوں کو مضبوط اور عزم کو مزید پختہ کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جنگلی حیاتیات کے تحفظ کے لیے صبر، ثابت قدمی اور اجتماعی کوششیں ضروری ہیں۔

Published by Mir Amjad Ali Khan. 16 9 407 A, Old Malakpet Hyderabad- 36. Contact +919885106759. R.N.I. 62210/1995,
Email: Editorial@hindustandailynewspaper.com www.hindustandailynewspaper.com Hindustan Daily Newspaper Urdu